www.saharaexpressdaily.com saharaexpress123@gmail.com ● saharaexpressnews@gmail.com ● saharaexpresspatna1@gmail.com

Urdu Daily Published From
Patna, Ranchi & Delhi

روزنامہ سہارا ایکسپریس پٹنہ

SAHARA EXPRESS,PATNA

No-1 SE

RNI.NO.BIHURD/2011/37805 Vol:14 Issue:276 14.10.2024 **MONDAY** Re.01 Page:08

جلدنمبر:14 شمارہ:276/سوموار/۱۴/اکتوبر۲۰۲۴/مطابق/۱۰/ربیع الآخر/۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004

गुलाब ज्वेलर्स

Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608

گلاب جوئیلرس

ONLY 22 CT BIS 91.6 (100% हॉलमार्क गहना)

गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004 E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com

Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery

اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار...

Ph.: 2303206
ख़ज़ाना ज्वेलर्स

ONLY 22 CT BIS 91.6 (100% हॉलमार्क गहना) ہول مارک زیورات

MD. AZAM Mob. 9431013786
MD. WARIS Mob. 9955150722

NO BRANCH
سونے اور چاندی کے گارنٹی شدہ زیورات
Mob. 9939588144
प्रो० मो० साबिर
मो० यासीन

خزانہ جوئیلرس
Khazana JEWELLERS
انجمن اسلامیہ ہال کے سامنے نزد پٹنہ مارکیٹ، مرادپور، پٹنہ-۴

अंजुमन इस्लामिया हॉल के सामने निकट पटना मार्केट, मुरादपुर, पटना-4
انجمن اسلامیہ ہال کے سامنے، پٹنہ مارکیٹ کے بغل میں

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1

06 Nov 2024	23 Dec 2024	11 Feb 2025
97,900/-	97,900/-	97,900/-
SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Makkah Hotel Within 350-400 Mtr DAR AL KHALIL AL RUSHAD
Package Includes: Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr. REYAZ AL ZAHRA

9386899468 / 7903121049 /9835009701

عمرہ کا موقع ۳ ہر گروپ کو
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔

ZAMZAM SIDE BAG CHAPPAL BAG

PATNA TO PATNA 1,09,990/-

ZAM ZAM
زمزم
حج عمرہ ٹور اینڈ ٹریول
Hajj Umrah Tour & Travel

Main Khagaul Road, Opp सेन्ट्रल बैंक ऑफ़ इंडिया Central Bank of India, Minhaj Nagar, Phulwari Sharif, Patna- 801505

06 OCT 2024	08 NOV 2024	06 DEC 2024	22 DEC 2024
95,999/-	95,999/-	95,999/-	95,999/-
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

SAUDI AIRLINES/AIR INDIA

Makkah Hotel Within 300-350 Mtr
Package Includes: Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr

9334735020, 9334369891, 9308841431, 9572959246

PATNA TO PATNA 1,05,000/-

CONTACT PERSON OTHER DISTRICT

NEW DELHI	ASANSOL (W.B)	RAJA BAZAR PATNA	BUXAR	CHAPRA	SIWAN	MUZAFFARPUR	DARBHANGA	BIHAR SARIF
Gulam Rasul 9015524877	Mufti Sohail Ansari 8868894411	Sajjad Khan 930816263	Md. Afzal Ansari 9110991456	Md. Sabir 9308841431	Ahmad Reza 9308170977	Md. Rizwan 7004957236 9199684786	Sajid Qaiser 9122167786	Md. Chand 8210695856

Umrah Superb Hajj & Umrah
SuperbMyTrip.com

Semi Deluxe
Umrah Package From Delhi

INCLUSIONS:
- DIRECT FLIGHT
- VISA + INSURANCE
- ZIYARAT
- BUFFET MEAL
- UMRAH KIT
- 24X7 FREE SHUTTLE SERVICE
- GOOD QUALITY HOTEL
- TRANSFERS
- LAUNDRY
- ZAM ZAM

Direct Flight
16 DAYS
IATA

- DATE: 26 OCT - 10 NOV 2024
- ACCOMMODATION: Sharing 5/6 Pax in 1 Room

₹ 78,000/-* Per Person

6E 063 26 OCT DEL - JED 20:35 00:05
6E 064 10 NOV JED - DEL 03:00 10:40

Hotel Details: Makkah Hotel Dar Lamar Ajyad / Similar (With Shuttle Service) | Medinah Hotel Muna Al Salam / Similar (Walk-in 500 mtr.)

+91- 8130305840, +91-7303059815
06124002900
Shop No. 1, 1st Floor, Hurmat Complex, Khagaul Rd, near Mahavir Cancer Sansthan, B Sector, Phulwari Sharif, Patna, Bihar 801505
umrah@superbmytrip.com
www.umrahservices.in
www.superbmytrip.com

HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.
حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لیمیٹیڈ
H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1
Toll Free : 1800-1211-786 Mob. : 9576786786
Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in
A Complete HAJJ UMRAH & ZEYARAT Package Solution

11 NOV, 2024	03 DEC, 2024	JAN/FEB, 2025	02 MARCH,2025
40 Times Prayers in Madinah	EID MILADUN NABI	40 Times Prayers in Madinah	Shaban&Rmadan in Makkah
₹ 1,09,999/-	₹ 1,09,999/-	₹ 1,09,999/-	₹ 1,29,999/-
SAUDI AIRLINES Direct Flight	SAUDI AIRLINES Direct Flight	SAUDI AIRLINES Direct Flight	SAUDI AIRLINES Direct Flight

HOTEL in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) REHAB AL TAQWA OR SIMILOR
RAMADAN-2025 BOOKING GOING ON
Hotel in MADINA (within 50-100 Mtr.) ZOHRA GROUP

9507577786, 9507777786, 9507877786

We Regard Pilgrim as MEHMAAN-E-HARMAIN SHARIFAIN

DHAKA/E.CHAMPARAN	NAWADA	KISHANGUNJ	JAMUI	SAHARSA	SIWAN	SILAO,NALANDA
9097001221 MD. TABREZ	8700152814 ARSHI	8809175786 SYED AHMED KABIR	9507052786 AFTAB MALLICK	9471256814 RAHMAT HUSSAIN	9973250972 PURNAM SIWANI	9570625268 FAIZAN ALAM
ARARIA	BIHAR SHARIF	MOTIHARI	HARCHANDA	MUZAFFARPUR	MUBARAKPUR	GOPALGANJ
9852382797 QARI NEYAZ	9798606457 AFAQUE AHMAD	9576078605 SHAHNAWAZ	9576078610 HAJI NURUL HUSSAIN	8757115859 ANWAR SHOIB	7033041817 QARI NAZIR	8294797194 KHURSHID

G70ویں کمبائنڈ سول سروسیز کا فارم بھرنے کیلئے اب صرف 4 دن باقی

مدارس کے فارغین عالم وفاضل کی سند رکھنے والے امیدوار بھی ضرور فارم بھریں: امتیاز کریمی

پٹنہ (پریس ریلیز) پٹنہ(پریس ریلیز) بہار پبلک سروس کمیشن نے سموار کو 70ویں کمبائنڈ سول سروسیز امتحان کے لئے اس بار کل 1957 عہدوں پر بحالی ہوگی۔ آن لائن درخواست فارم بھرنے کی آخری تاریخ 18 اکتوبر مقرر ہے۔ اب صرف 4 دن باقی رہ گئے ہیں یہ باتیں بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئر مین امتیاز احمد کریمی نے سول سروسیز کے شعبے میں اپنی تقدیر سنوارنے کی خواہش رکھنے والے امیدواروں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ جناب کریمی نے کہا کہ اردو آبادی کے کم از کم 2 لاکھ امیدوار فارم بھریں اور پوری محنت ،لگن اور حوصلے کے ساتھ تیاری کریں۔ جنون کی حد تک پڑھائی کریں۔ ٹارگیٹ حاصل کرنے کے لئے خود کو جھونک دیں۔ اگر آپ میں کچھ کر گزرنے کا جنون پیدا ہوگا تو یقینا کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اور کامیابی کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔ سو دو سو کی تعداد میں کامیابی ملے گی۔ جناب کریمی نے ملت کے اہل ثروت اور اہل خیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ صدقہ جاریہ کے طور پر حج بھون کوچنگ سنٹر کی طرز پر مختلف شہروں میں کوچنگ کا انتظام کریں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ ملت کے بچے وہاں سے کوچنگ حاصل کر کے کامیاب وکامران ہو کر قومی وملی خدمات بحسن و خوبی انجام دے سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس عمل صالح سے آپ کی آخرت کو سنوار دے گا۔ جب تک یہاں سے کامیاب بچے قوم وملت کی خدمت کرتے رہیں گے آپ کے لئے صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ جناب کریمی نے کہا کہ خواہش مند امیدوار فارم بھرنے سے قبل ضروری کاغذات کے طور پر اپنی تصویر، دستخط (JPEG فارمیٹ میں اسکین کر کے رکھ لیں) شناختی کارڈ (آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی یا پین کارڈ) ایجوکیشنل سرٹی فیکٹ (گریجویشن یا مساوی درجہ کی سرٹی فیکٹ ، میٹرک اور انٹر کی مارکس شیٹ) ذات سرٹی فیکٹ ، رہائشی سرٹی فیکٹ ،معذوریت سرٹی فیکٹ ، ایکسپرینس سرٹی فیکٹ وغیرہ تیار رکھیں تاکہ فارم بھرتے وقت پریشانی نہ ہو۔ جناب کریمی نے اردو آبادی کے سبھی گریجویٹ کو جن کی عمر بچ رہی ہے 70ویں کا فارم بھرنے کی تاکید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدرسہ کے عالم فاضل بھی فارم ضرور بھریں اور پوری تیاری وحوصلے کے ساتھ امتحان میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ BPSC اور UPSC کے امتحانات میں اردو آبادی کے امیدوار برائے نام شامل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بہت کم امیدوار کامیابی کی فہرست میں جگہ پاتے ہیں۔ انہوں نے جناب کریمی نے کہا کہ امیدوار ہندی ،انگریزی کے ساتھ اردو زبان میں بھی اپنے پرچے حل کر سکتے ہیں۔ اس سے کامیابی کے امکانات اور تعداد میں اضافہ ہوگا۔ جناب امتیاز احمد کریمی نے یہ بھی کہا کہ عزت مآب وزیر اعلیٰ بہار جناب نتیش کمار نے بہار میں تعلیمی انقلاب لانے کی کوشش کی ہے اس سے اقلیتی طبقہ کو فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ روزگار کے شعبے میں بھی نتیش حکومت نے زبردست مواقع فراہم کئے ہیں۔ مختلف طرح کی بحالیاں عمل میں آرہی ہیں۔ اس لئے اقلیتی طلبا وطالبات اور بے روزگار نوجوانوں کو حکومت کے فلاحی اسکیم اور منصوبے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے۔ جناب کریمی نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہوجاتی ہے۔ آپ دل وجان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ انشاء اللہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ میری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

درگا پوجا میلہ دیکھنے آئے چار نوجوانوں کی سڑک حادثے میں موت ہوگئی

(بہار شریف محمد آفتاب) ایک خوفناک سڑک حادثے میں چار افراد کی المناک موت ہوگئی، جب کہ دو نوجوان شدید زخمی ہو گئے جنہیں بہتر علاج کے لیے پٹنہ ریفر کر دیا گیا ہے،

بتایا جاتا ہے کہ ایک موٹر سائیکل پر سوار چار دوست، جن میں سے دو کے رہائشی تھے۔ گیا ضلع کے دھر موچک گاؤں کے رہنے والے جاگیشور کیوت کا 22 سالہ بیٹا بوس کمار، نیمچک بتھانی تھانہ علاقہ کے رہنے والے سونو کمار، سنجے کیوت کا 24 سالہ بیٹا، نالندہ ضلع کے سرمیرا تھانہ علاقہ موحدی پور نگر، ششی رنجن۔ شیخ پورہ ضلع کے کمشنر بازار راج کمار پاسوان کا 35 سالہ بیٹا کمار اور پلپر بازار کے رہنے والے دلیپ کمار کا 23 سالہ بیٹا راجن کمار شامل ہیں جبکہ زخمیوں میں سورج کمار اور راجہانس کمار شامل ہیں۔ مہدی پور، سرمیرا تھانہ علاقہ کے بیہٹا سرمیرا ایس ایچ 78 پر واقع گاؤں کے نزدیک واقعہ سے متعلق متوفی کے اہل خانہ نے بتایا کہ تمام نوجوان درگا پوجا کا میلہ دیکھنے سرمیرا سے موٹر سائیکل پر گئے تھے۔ میلہ دیکھنے کے بعد سب اپنے گھر کی طرف لوٹ رہے تھے کہ مخالف سمت سے آنے والی دو موٹر سائیکلوں میں تصادم اتنا خوفناک تھا کہ موٹر سائیکل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سرمیرا تھانہ صدر اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے اور سبھی کو علاج کے لیے اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹر نے چار نوجوانوں کو مردہ قرار دے دیا۔

سیلاب متاثرین کے درمیان عبدالوحید واکرام الحق فاؤنڈیشن کی طرف سے ریلیف کٹ تقسیم کیا گیا

سہرسہ (لطف الرحمن صمدانی علیگ) عبدالوحید واکرام الحق فاؤنڈیشن کے چیئر مین مولانا نقیب الحق مبارکپور سمری بختیار پور ضلع سہرسہ نے بتایا ہے کہ جس طرح سیلاب آنے سے سہرسہ دربھنگہ سیتا مڑھی مظفر پور کھگڑیا کے لوگوں کا جو مالی اور جانی نقصان ہوا ہے اسکی تلافی ناممکن ہے اسلئے کہ جس لوگوں کے سیلاب آنے سے گھر میں پانی منتقل ہوگیا کاروبار متاثر ہو گئے جانوروں کا بڑا نقصان ہوگیا موجودہ سرکار نے ان لوگوں کی صحیح طور پر مدد نہیں کی لوگ گندے پانی پینے پر مجبور ہیں عبدالوحید واکرام الحق فاؤنڈیشن کے کارکنان نے محسوس کیا کہ اس مصیبت کے موقع پر لوگوں کی مدد کی جائے دربھنگہ سہرسہ کے مختلف علاقوں میں جا کر عبدالوحید واکرام الحق فاؤنڈیشن کی ٹیم نے سیلاب متاثرین کے درمیان ریلیف کٹ تقسیم کیا جس میں کھانے کے سب سامان کے ساتھ پہننے کے کپڑے بھی شامل ہیں اس پریشانی کی گھڑی میں ہر ایک کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے اس موقع پر خاص طور پر شریک تھے قاری حبیب الرحمن امام وخطیب چھوٹی مسجد کربیگھیہ پٹنہ ،حافظ ,منصار عالم، ارمان خان پٹنہ سٹی، بابو خان نیو مارکیٹ پٹنہ جنکشن ،سیف احمد پٹنہ سٹی، اکبر علی پٹنہ سٹی، وغیرہ شامل تھے واضح رہے کہ عبدالوحید واکرام الحق فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سیلاب متاثرین کیلئے راحتی کٹ تقسیم کا سلسلہ جاری ہے

بنگالی برادری کی خواتین کی جانب سے سندور کھیل کا انعقاد کیا گیا

محمد زبیر

سمستی پور:۔شہر کے بہادر پور بی ایچ ٹی سی ہال درگا باڑی کے صحن میں آج بنگالی برادری کی خواتین کی جانب سے سندور کھیل کا انعقاد کیا گیا، جس میں بنگالی برادری کی خواتین مکمل روایتی لباس میں ایک دوسرے کو سندور لگاتی نظر آئیں۔ اس دوران دیوی درگا کی پوجا بھی کی جاتی تھی۔ خواتین نے ناچ گا کر ماں درگا کو الوداع کیا۔ سندور خیلہ کی اہمیت

بتائی اس موقع پر بنگالی سماج کی خواتین نے بتایا کہ نوراتری کے دسویں دن ماں درگا کو الوداع کیا جاتا ہے۔ بنگالی معاشرے کی خواتین میں سندور کی بہت اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ آج ہم سندور بجا کر ماں درگا کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ جس طرح ایک بیٹی اپنے گھر کو الوداع کرتی ہے، اسی طرح آج ہم ماں درگا کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ جہاں ایک طرف ماں کے جانے کا دکھ ہے تو دوسری طرف ہم اس بات پر بھی خوش ہیں کہ اگلے سال ماں درگا جلد آئے گی۔ اس کے علاوہ ہم نے ماں درگا سے دعا کی ہے کہ آج دنیا کے کئی ممالک آپس میں لڑ رہے ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں میں خوف کا ماحول ہے، پوری دنیا میں امن ہو اور خوف کا ماحول ہو۔ لوگوں کے ذہنوں سے ختم اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے پوجا کی۔

ملعون یتی نرسمہانند سرسوتی جیسے لوگ ہی اصل میں دہشت گرد ہیں۔ قاری فرحان رحمانی

سمری بختیار پور (ایس این بی) رحمانی مکتب کے ڈائریکٹر امام وخطیب جامع مسجد لگما قاری فرحان رحمانی سمری بختیار پور ضلع سہرسہ نے کہا ہے کہ کسی بھی مذاہب کے پیشوا کے بارے میں کوئی اگر زبان کھولتا ہے تو یہ سراسر غلط ہے کسی مذہبی پیشواؤں کے خلاف غلط بیان بازی نہیں کرنی چاہیئے ملعون یتی نرسمہانند سرسوتی نے جو ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کہا ہے اسکو کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا ہے نبی کی شان میں گستاخی تو بڑی چیز ہے ادنی درجے کا بھی عمل اگر نبی کریم کے خلاف ہو تو مسلمان شہید ہونا تو قبول کرسکتا ہے لیکن نبی کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا ہر مسلمان نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے یتی نرسمہانند سرسوتی نے جو حرکت کی ہے ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں پھانسی کی سزا دے تاکہ آئندہ کوئی کسی بھی مذہبی پیشواؤں کے خلاف اپنی زبان استعمال نہ کرے پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو تکلیف پہنچی ہے یتی نرسمہانند سرسوتی جیسے لوگ ہی اصل میں دہشت گرد ہیں جو ہندوستان میں ہندو مسلم کے نام پر فرقہ ,وارانہ کشیدگی پھیلانا چاہتا ہے ایسے لوگوں کو ملک بدر سرکار کو کر دینی چاہیئے ہندوستان کی شاندار تاریخ کو پراگندہ کرنے والے ایسے ڈھونگی بابا سے ہر ہندو کو بھی دور رہنا چاہیئے

چندے کے تنازع پر دکاندار نے نوجوان پر تیزاب پھینک دیا۔ دو نوجوان زخمی، پی ایم سی ایچ میں داخل

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

سونے کے زیورات کے دکاندار اور پوجا کمیٹی کے ارکان کے درمیان جھگڑے کے دوران دکاندار نے پوجا کمیٹی کے رکن پر تیزاب پھینک دیا۔ مشتعل افراد نے دکان کے قریب دکاندار کے اسکوٹر کو آگ لگا دی۔ معاملہ خواجہ کلاں تھانہ علاقہ کے لودی کترا علاقہ کا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زیورات کے دکاندار سنتوش کمار کو گرفتار کر لیا۔ تیزاب سے

جھلس جانے والے 22 سالہ امن کمار اور 25 سالہ ساحل کو علاج کے لیے پی ایم سی ایچ میں داخل کرایا گیا۔ یہاں آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچی اور اسکوٹر میں لگی آگ پر قابو پالیا۔ اس معاملے میں تھانہ صدر پربھات رنجن سکسینہ نے کہا کہ مقامی لوگوں سے معلوم ہوا کہ کچھ نوجوان زیورات کے دکاندار سنتوش کمار کی دکان پر گئے اور لودی کترا میں منعقد درگا پوجا کے لیے چندہ مانگا۔ نوجوان دکاندار سے 200 روپے چندہ مانگ رہا تھا۔ جس کی وجہ سے دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ بڑھتے ہوئے جھگڑے کے درمیان سنتوش کمار نے دکان میں رکھا تیزاب نوجوان پر پھینک دیا۔

ٹیچرز ایسوسی ایشن کے ضلع رانچی کے صدر صفدر امام کی سڑک حادثے میں ہوئی موت

بیٹے نے بھی علاج کے دوران آخری سانس لی

حادثے میں باپ بیٹے کی موت سے پورے علاقے میں سوگ کی فضا ہے

اٹکی۔ جھارکھنڈ اسٹیٹ سیکنڈری ٹیچرز ایسوسی ایشن کے ضلع رانچی کے صدر اور سرو ودیا پلس ٹو ہائی اسکول، کانکے کے اسسٹنٹ ٹیچر صفدر امام کی سڑک حادثے میں موت ہوگئی۔ اٹکی کے رہائشی صفدر امام کی عمر 42 سال تھی۔ لاتہار سے واپس آتے ہوئے منیکا تھانے کے تحت دوموہن موڑ کے قریب JPS JH19B 7200 اور کار EX 6963JH 01 کے درمیان براہ راست ٹکر کے باعث صفدر امام موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ کار میں سوار پانچ بچے زخمی ہو گئے۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے رانچی ریفر کر دیا گیا۔ جہاں صفدر امام کا بیٹا 11 سالہ احیان صفدر بھی میڈیکا اسپتال میں دوران علاج دم توڑ گیا۔ جبکہ ایک بچے کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ صفدر امام خود گاڑی چلا رہے تھے۔ مخالف سمت سے آنے والی مسافر بس کو اوور ٹیک کرنے کی کوشش کے دوران سیدھی ٹکر ہوگئی۔ معلومات کے مطابق، وہ اپنے خاندان کے ساتھ نیتر ہاٹ اور بیتلا نیشنل پارک وغیرہ کا دورہ کرنے کے بعد رانچی واپس آرہے تھے۔ اور یہ بڑا حادثہ ہو گیا۔ موت کی خبر سے پورے علاقے میں سوگ کا ماحول ہے۔ موت کی خبر سنتے ہی علاقے کے سینکڑوں لوگ ان کی رہائش گاہ پر موجود تھے۔ ہر زبان پر ان کی خوبیوں کا چرچا ہے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہمیشہ ان کی اولین ترجیح رہی ہے۔ اس کا دل چھوٹوں کے لیے بے پناہ محبت، بڑوں کے احترام اور اپنے ہی لوگوں کی ہمدردی سے لبریز تھا۔ خبر سن کر ان کے گھر میں سینکڑوں لوگوں کی موجودگی ان کی خوبیوں کی داستان بیان کرتی ہے۔

بہار شریف میں کیمرہ گھر شوروم کا افتتاح

بہار شریف (محمد آفتاب) بہار شریف کے گگن دیوان مندر کے پیچھے والی گلی میں پکی تالاب میں کیمرہ گھر شوروم کھل گیا ہے جس کا افتتاح پکی تالاب مسجد کے امام مولانا محمود نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ افتتاح کے موقع پر مولانا محمود نے کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ بہار شریف میں ہول سیل ریٹ پر کیمرے فراہم کرنے والی پہلی دکان یعنی ایک گھریلو شوروم کھولا گیا ہے، یہ سی سی ٹی وی کیمرہ بہت فائدہ مند چیز ہے۔ گھروں، دکانوں اور دفاتر کے علاوہ تمام جگہوں پر اس کی ضرورت ہے

تاکہ لوگ کسی بھی قسم کی پریشانی سے محفوظ رہ سکیں، کیمرہ گھر شوروم کے آپریٹر تقی الرحمن نے کہا کہ سی سی ٹی وی کیمرے ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس آئی پی کیمرے، ایچ ڈی کیمرے، سنگل وائی فائی کیمرہ، سولر کیمرہ، بیٹری، سم کیمرہ، سنگل پی ٹی جی کیمرہ سستے داموں دستیاب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ لوگوں کو پٹنہ، کولکتہ، دہلی، رانچی جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، اب بہار شریف میں ہر معیار کے سی سی ٹی وی کیمرے اس ریٹ پر دستیاب ہیں، ایک بار ہمارے پاس آئیں

مولانا آزاد پارامیڈیکل کے نئے شیشن میں داخلے کا آخری موقع

خواہش مند طلبا مختلف کورسیز میں 31 اکتوبر تک داخلہ لے سکتے ہیں: ڈاکٹر عقیل صدیقی / ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی

پٹنہ (پریس ریلیز) مولانا آزاد پارامیڈیکل ٹریننگ سنٹر اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، پٹنہ میں سال 2024-25 کے لئے داخلہ کی کارروائی تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ مگر کالج انتظامیہ نے کچھ کورسوں میں داخلہ کے لئے 31 اکتوبر 2024 تک داخلہ کی کاروائی میں توسیع کی ہے۔ خواہش مند طلبا وطالبات اس سنہرے موقع کا فائدہ اٹھائیں۔ یہ جانکاری انسٹی ٹیوٹ انتظامیہ نے ایک پریس ریلیز جاری کر کے دی ہیں۔ مولانا آزاد پارامیڈیکل ٹریننگ سنٹر اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ،پٹنہ میں BPT, BMLT, BMRT, BOTT, DMLT, DOT , اور DRESSER کورسیز کی تعلیم دی جاتی ہیں۔ ان کورسیز میں داخلہ لے کر نوجوان اپنے سنہرے مستقبل کے خواب کو شرمندہ تعبیر کر سکتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عقیل صدیقی اور پرنسپل ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی نے مشترکہ طور پر بتایا کہ اس ادارے میں اقلیتی طلبا وطالبات کو خصوصی رعایات دیئے جاتے ہیں۔ مالی طور پر کمزور طلبا وطالبات کے لئے بھی خصوصی چھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ ہیلتھ ڈپارٹمنٹ حکومت بہار سے منظور شدہ اور بہار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس ، پٹنہ سے ملحق ہے۔ ڈاکٹر عقیل صدیقی نے مزید بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ میں لڑکیوں کے لئے 33 فیصد سیٹ مختص ہیں۔ جناب عقیل صدیقی اور ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی نے یہ بھی کہا کہ اس کالج میں تمام سہولیات سے آراستہ ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ ساتھ اسٹوڈنٹ کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ ڈاکٹر عقیل صدیقی اور عنایت پالوی نے مشترکہ طور پر کہا کہ نئے بیچ میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ و طالبات انسٹی ٹیوٹ آفس کے پتہ مین روڈ، این ایچ۔ 30 ، دیدارگنج، ٹال بوتھ ، پٹنہ پہنچ کر یا پھر موبائل نمبر۔ 9142727827, 9934730386 اور 7070228885 پر رابطہ کر کے اس سلسلے میں مزید تفصیلی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں۔

اپرنٹس کے مختلف 1679 عہدوں کیلئے فارم 15 اکتوبر تک

اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (اسٹاف رپورٹر) ریلوے بھرتی سیل کی جانب سے اپرنٹس کے 1679 عہدوں کے لئے درخواست طلب کی گئی ہے۔ اس کے تحت فیٹر، ویلڈر، الیکٹریشین، وائرمین، بلیک اسمیتھ اور پینٹر کے پوسٹ شامل ہیں۔ تعلیمی لیاقت کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی/ بورڈ سے دسویں پاس یا اسکے مساوی ہو درخواست فارم بھرنے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم بھرنے کے لئے کمپنی کے ویب سائٹ www.rrcpryj.org سے تفصیلی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں اور آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ فارم بھرنے کا عمل جاری ہے اور 15 اکتوبر 2024 آخری تاریخ ہوگی۔ باتیں بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئر مین امتیاز احمد کریمی نے اہلیت رکھنے والے امیدواروں کے مفاد میں بتائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امیدواروں کا سلیکشن میرٹ لسٹ کی بنیاد پر کی جائے گی اس کے بعد میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ عمر کی حد 15-10-2024 کی بنیاد پر کی جائے گی ان عہدوں پر بحالی کے لئے جنرل امیدواروں کی عمر کی حد 18 سال سے 24 سال تک مقرر ہے۔ BC/EBC امیدواروں کے لئے 03 سال اور SC/ST امیدواروں کے لئے 05 سال تک کی چھوٹ ہے۔ امتحان فیس جنرل BC/EBC / امیدواروں کے لئے 100 روپیہ اور SC/ST امیدواروں کے لئے امتحان کی فیس معاف ہے۔ جناب امتیاز کریمی نے کہا کہ طلبا و طالبات سے ہر طرح کے مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو تیار رکھیں۔ کوئی بھی مقالہ جاتی امتحان خواہ روزگار حاصل کرنے کے لئے ہو یا اعلیٰ تعلیم کے حوصلہ کے لئے داخلہ ٹسٹ ہو، آپ ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں نتیش حکومت کی جانب سے تعلیمی شعبے میں کافی کام ہو رہے ہیں۔ اقلیتوں کے لئے کئی اضلاع میں اقلیتی اسکول مع ہاسٹل قائم ہوئے ہیں۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ بہار جناب نتیش کمار نے بہار میں تعلیمی انقلاب لانے کی کوشش کی ہے اس سے اقلیتی طبقہ کو فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ روزگار کے شعبے میں بھی نتیش حکومت نے زبردست مواقع فراہم کئے ہیں۔ مختلف طرح کی بحالیاں عمل میں آرہی ہیں۔ اس لئے اقلیتی طلبا و طالبات اور بے روزگار نوجوانوں کو حکومت کے فلاحی اسکیم اور منصوبے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی طرح کی کامیابی کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ محنت اور لگن سے ہر منزل آسان ہو جاتی ہے۔ آپ دل وجان سے محنت کریں۔ محنت سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ انشاء اللہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ میری دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

تین سو سے زائد مورتیوں کا وسرجن کیا گیا، وسرجن جاری

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

اتوار کو دوسرے دن بھی دیوی ماں کی مورتیوں کا وسرجن شام دیر گئے تک جاری رہا۔ توقع ہے کہ تمام لائسنس یافتہ اور بغیر لائسنس مورتیوں کا وسرجن رات گئے تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس دوران لائسنس یافتہ اور بغیر لائسنس مورتیوں کا وسرجن ہوا۔ ایس ڈی او ستیم سہائے نے بتایا کہ دیر شام تک بھدر گھاٹ میں 300 سے زیادہ لائسنس یافتہ اور 100 کے قریب بغیر لائسنس مورتیوں کا وسرجن کیا گیا۔ اس کے علاوہ گائی گھاٹ، لا کالج گھاٹ، کنگن گھاٹ، دمراہی گھاٹ سمیت دیگر گھاٹوں پر درجنوں مورتیوں کا وسرجن کیا گیا۔ وسرجن جلوس کے سلسلے میں اشوک راج پتھ پر میلے کا اہتمام کیا گیا۔ سڑک کے دونوں طرف لوگوں کا ہجوم تھا۔ اتوار کو وسرجن اہم مورتیوں میں رانی پور کی ماکالی کی مورتی، مشلہ پور ہاٹ، بھنور پوکھر، کمہار، لنگروا کھاڑا، ٹرانسپورٹ نگر، پائیجاوا اور دیگر علاقوں میں شامل ہیں۔

سیوا کیمپ ہندو مسلم اتحاد کی مثال بن گیا

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

جے دشمی پر ماتا بھگوتی کے وسرجن جلوس میں شریک لوگوں کی خدمت میں ہندو مسلم اتحاد کا شاندار نظارہ دیکھنے کو ملا۔ ویسٹ گیٹ کے قریب ہندو مسلم ایکتا سوچ منچ کی جانب سے ایک خدمت کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کا افتتاح پٹنہ کے ایس ڈی او ستیم سہائے اور اے ایس پی پٹنہ سٹی اتلیش جھا نے مشترکہ طور پر چراغ جلا کر کیا۔ اس موقع پر سوچ منچ کی طرف سے ایس ڈی او، اے ایس پی اور ڈی ایس پی 2 ڈاکٹر گورو کمار کو شال، گلدستہ اور نشانی دے کر نوازا گیا۔ ہفتہ کی شام سے اتوار کی شام تک منچ نے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا۔ کھوئے ہوئے اور پائے جانے والے مرکز نے ان بچوں کو دوبارہ ملایا جو اپنے خاندانوں سے بچھڑ گئے تھے۔ اس موقع پر سابق کونسلر بلرام چودھری، محمد جاوید، گووند کنودیا، سنجے البیلا، الیاس بابر، مختار محمد، شعیب خان، ابرار احمد رضا سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

سول ڈیفنس کے وارڈنز گنگا گھاٹوں پر تعینات ہیں

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

شہری دفاع کے ملازمین گنگا کے مختلف گھاٹوں پر ماں بھاگوتی کی مورتی کو وسرجن کرنے میں مصروف تھے۔ سب ڈویژن کے بھدر گھاٹ پر مورتی وسرجن اور انتظامیہ کے ساتھ امن وامان برقرار رکھنے کے لیے گنگا گھاٹ پر سول ڈیفنس کے وارڈنز کو تعینات کیا گیا تھا۔ اس دوران فوجیوں نے گمشدہ بچوں کو دوبارہ ملایا جو گھاٹ پر وسرجن دیکھنے آئے تھے، ان کے والدین کے ساتھ۔ قابل ذکر ہے کہ انتظامیہ نے مورتی وسرجن کے لیے گھاٹ کے قریب ایک عارضی مصنوعی تالاب بنایا ہے۔

جہاں وارڈن مورتیوں کو وسرجن کے لیے قطار میں کھڑا کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ کارپوریشن کے کارکنوں نے بھی وقتاً فوقتاً مصنوعی تالاب میں ڈوبی مورتیوں کو نکالنے میں مدد کی۔ وہ بھیڑ کو کنٹرول کرنے میں انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرتے رہے۔ اس موقع پر گنیش کمار، منوہر سنگھ، پروین پریتم، جے پی ترویدی، رام کمار، راج کمار، پرکاش کمار، دوارکا پرساد، سودے رنجن شرما، ہریندر کمار، وکاس کمار اور دیگر وارڈنز موجود تھے۔

www.saharaexpressdaily.com saharaexpress123@gmail.com ● saharaexpressnews@gmail.com ● saharaexpresspatna1@gmail.com

Urdu Daily Published From Patna, Ranchi & Delhi

روزنامہ سہارا ایکسپریس پٹنہ

SAHARA EXPRESS,PATNA

No-1 SE

RNI.NO.BIHURD/2011/37805 Vol:14 Issue:276 14.10.2024 MONDAY Re.01 Page:08

جلد نمبر:14 شمارہ:276 /سوموار/ ۱۴/اکتوبر/ ۲۰۲۴/مطابق/ ۱۰/ربیع الآخر/ ۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

متحد نہیں ہوئے تو سب مارے جائیں گے: اشفاق رحمن

پٹنہ(اسٹاف رپورٹر) الحمد ٹرسٹ کے سرپرست اشفاق رحمن نے مہاراشٹر کے سابق وزیر اور تین بار کے رکن اسمبلی بابا صدیقی کے قتل پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حالیہ دو-تین برسوں میں سیاسی طاقت والی مسلم شخصیتوں کا منظم قتل ہو رہا ہے۔ایک کے بعد ایک قتل کے باوجود ہم صرف انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ کچھ نہیں کر پا رہے ہیں-منتشر قوم کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے۔اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے لوگوں کی موت دیکھنا پڑتا ہے۔اپنے کاندھے پر اپنوں کا جنازہ ڈھونا پڑتا ہے۔ ہمارے علماء، دانشور، سیاست دانوں کے پاس کوئی حکمت عملی نہیں ہے۔ہم صرف لاشیں ڈھونے والی قوم بن گئے ہیں ۔ہم متحد ہو ہی نہیں سکتے۔آپ بریلوی، میں دیوبندی، تم اہل حدیث، ہم فلاں، ہم فلاں میں بنٹ کر رہ گئے ہیں۔افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اُمّہ کو مسلک میں ہمارے قابل احترام علماء نے یہ جانتے ہوئے بانٹ دیا کہ اسلام میں مسلک کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔مسلک کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔اشفاق رحمن کہتے ہیں کہ آج وقت اپنے خول میں رہنے کا نہیں ہے ،متحد ہو کر موجودہ حالات سے نمٹنے کے لئے ٹھوس حکمت عملی بنانے کا ہے۔آج سب سے زیادہ علماء ڈرے ہوئے ہیں۔ان کے حلق سے حق بات نہیں نکل رہی ہے۔ملت تو متحد ہے۔ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتی ہے۔امام ہی خیمہ میں بنٹے ہوئے ہیں۔مسلک کے نام پر جوتیوں میں دال بانٹ رہے ہیں۔ایسے میں متحد امت بھی انتشار کا شکار ہے اور دوسرے آسانی سے شکار کر رہے ہیں۔اگر ابھی بھی ہم مسلک کی دیوار توڑ کر ایک اور نیک نہیں بنے تو یقین جانیئے ایک ایک کر سب مارے جائیں گے اور ہم گنتی گنتے رہیں گے ایک...دو...تین۔پانچ تک یہ آنکڑا پہنچ چکا ہے شاید آپ کو یاد ہو یا نہ ہو۔

ہم ملک کو تباہ و برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے، ملک میں جمہوریت کی سربلندی اور آئین کی بقاء سب سے ضروری: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، 13 اکتوبر (یو این آئی) ملک کے موجودہ تشویشناک حالات پر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ اس وقت ملک کے حالات جس قدر تشویشناک ہیں اس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی، اس وقت یکے بعد دیگرے جو واقعات پیش آرہے ہیں، اس سے اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا کہ ہندوستان فسطائیت کی گرفت میں چلا گیا ہے۔انہوں نے آئندہ 3 نومبر کو اندرا گاندھی انڈور اسٹڈیم میں جمعیۃ علماء ہند کی ہونے والی عظیم الشان کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں دفتر جمعیۃ میں ملک کی مختلف ریاستوں سے آنے والے جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ داران اور عہدیداران سے کانفرنس کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ نیا نیا تنازعہ کھڑا کر کے مسلمانوں کو نہ صرف اکسانے کی کوششیں ہو رہی ہیں بلکہ انہیں کنارہ لگا دینے کی منصوبہ بند سازشیں بھی ہو رہی ہیں، مذہبی منافرت اور شدت پسندی کو ہر سطح پر بڑھاوا دیا جا رہا ہے، اتحاد اور یکجہتی کو ختم کرنے کے لئے دلوں میں نفرت کے بیج بوئے جا رہے ہیں، ایک مخصوص فرقہ کو نشانہ بنانے کی غرض سے آئے دن نئے نئے قانون بنائے جا رہے ہیں، انصاف کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور دستور کی بالادستی کو ختم کر کے انصاف اور قانون کی حکمرانی کی جگہ آمرانہ رویہ اختیار کر کے لوگوں میں خوف و دہشت پھیلائی جا رہی ہے۔مولانا مدنی نے کہا کہ ایسے میں جمعیۃ علماء ہند خاموش نہیں بیٹھ سکتی، آج جس آزادی اور جمہوریت کا پوری دنیا میں زور شور سے ڈھنڈھورا پیٹا جا رہا ہے یہ ہمارے اکابرین اور اسلاف کی طویل جدوجہد اور قربانی کا نتیجہ ہے۔انہوں نے کہا کہ جدوجہد آزادی میں قربانی دینے والے مہاتما گاندھی، مولانا مدنیؒ، مولانا آزادؒ اور مفتی کفایت اللہؒ نے جس ہندوستان کا خواب دیکھا تھا وہ ایسی نفرت اور ظلم وستم کا ہندوستان ہرگز نہیں تھا ہمارے بزرگوں نے ایسے ہندستان کا خواب دیکھا تھا جس میں بسنے والے تمام لوگ نسل برادری اور مذہب سے اوپر اٹھ کر امن وآشتی کے ساتھ رہ سکیں، چنانچہ ہم خاموشی سے اس آزادی کو تاراج اور تباہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے، انہوں نے کہا کہ ہونے والی کانفرنس کا بنیادی مقصد ملک میں جمہوریت کی سربلندی اور دستور کے تحفظ کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ امن وآشتی اور باہمی اخوت ومحبت کی صدیوں پرانی روایت کو نئی زندگی دینا ہے۔مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ وقف ترمیمی بل کی آڑ میں وقف املاک کو ہڑپنے اور ہمیں اپنے اس قیمتی ورثہ سے محروم کر دینے کی جو سازش ہو رہی ہے، اس سازش کو بھی بے نقاب کیا جانا ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہر دور میں (1923) سے 2013 تک وقف املاک کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے ہیں اور آج ہم اس عہد کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے سنگین حالات اور خطرہ سے نمٹنے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے، کانفرنس میں اس پر سیر حاصل بحث کر کے آگے کے لئے ایک روڈ میپ بھی تیار کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ کسی بھی مہذب اور ترقی یافتہ سماج کے لئے عدل وانصاف سب سے بڑا پیمانہ ہوتا ہے، ہر حکمران کا بنیادی فرض اپنی رعایا یعنی عوام کو انصاف مہیا کرانا ہے، لیکن افسوس اس کی جگہ فرقہ پرست لوگوں کی متعصب ذہنیت نے ایک مخصوص فرقہ کو دیوار سے لگا دینے کی دانستہ سازش کر رہی ہے، نوجوانوں کو تعمیری کاموں میں لگانے کے بجائے تخریب اور نفرت کا آلہ کار بنایا جا رہا ہے، متعصب میڈیا جھوٹ اور اشتعال پھیلانے کا سب سے بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔

روزنامہ سہارا ایکسپریس پٹنہ
SAHARA EXPRESS,PATNA

شاہ رخ اور سلمان کے بیچ رنجش دور کرانے والے سیاستداں بابا صدیقی کا ممبئی میں قتل

انڈیا کے شہر ممبئی کی ایک معروف سیاسی شخصیت بابا صدیقی کو سنیچر کی شب گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا ہے۔ بابا صدیقی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی بالی وڈ کے کئی اداکاروں سے دوستی تھی اور وہ ماہِ رمضان کے دوران اپنی بڑی افطار پارٹیوں کے لیے بھی مشہور تھے۔ ممبئی پولیس کے مطابق سنیچر کی شب قریب ساڑھے نو بجے باندرہ ایسٹ کے علاقے میں ان پر کئی راؤنڈ فائر کیے گئے۔ انھیں تشویشناک حالت میں لیلاوتی ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں انھوں نے آخری سانسیں لیں۔ اس واقعے کے فوراً بعد انڈیا کی مغربی ریاست مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے ایک پریس کانفرنس میں بابا صدیقی کی موت کی تصدیق کی اور کہا کہ اس معاملے میں دو لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ ایک ملزم مفرور ہے۔ ان کے مطابق گرفتار کیے جانے والوں میں سے ایک شخص کا تعلق ریاست ہریانہ سے ہے جبکہ دوسرے کا ریاست اتر پردیش سے ہے۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا: 'سابق وزیر بابا صدیقی پر جان لیوا حملہ ہوا تھا۔ بدقسمتی سے وہ فوت ہو گئے۔ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔۔۔ پولیس ٹیم تیسرے ملزم کی گرفتاری کے لیے کوشاں ہے۔ تینوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔' بابا صدیقی کی موت کے بعد بالی وڈ کے اداکار سنجے دت سب سے پہلے ان کے خاندان سے ملنے پہنچے جبکہ صبح سلمان خان کو بھی ان کے لواحقین سے ملتے دیکھا گیا ہے۔ یہ بالی وڈ سے ان کی قربت کا غماز ہے۔ بابا صدیقی نے رواں سال کانگریس پارٹی کو چھوڑ کر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی اجیت پوار گروپ) میں شمولیت اختیار کی تھی۔ انڈیا میں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے بابا صدیقی کی موت پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ انھیں اس واقعے پر انتہائی افسوسناک ہے۔ 'میرے جذبات اس مشکل وقت میں ان کے خاندان کے ساتھ ہیں۔ یہ ہولناک واقعہ مہاراشٹر میں امن وامان کی مکمل تباہی کو بے نقاب کرتا ہے۔ حکومت کو ذمہ داری قبول کرنی چاہیے اور انصاف کا بول بالا ہونا چاہیے۔' ریاست کے نائب وزیر اعلی اجیت پوار نے ایکس پر لکھا کہ 'میں نے ایک اچھے ساتھی اور دوست کو کھو دیا ہے۔ میں اس بزدلانہ حملے کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ میں بابا صدیقی کو دلی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ پولیس نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ساڑھے نو بجے رات کو نرمل نگر کے ایک کیمپس میں یہ واقعہ رونما ہوا اور اس معاملے میں دو مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ اس کی جانچ ممبئی پولیس کی کرائم برانچ کر رہی ہے۔ انڈین میڈیا کے مطابق پولیس بابا صدیقی کے قتل کے معاملے کی دو زاویوں سے جانچ کر رہی ہے، ایک بشنوئی گینگ اور دوسرا کچی آبادیوں سے متعلق ہے۔ بابا صدیقی کی سٹار سلمان خان سے قربت کی وجہ سے ان کے قتل میں بشنوئی گینگ کے ملوث ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ سلمان خان پر جب راجستھان میں شوٹنگ کے دوران کالے ہرن کو مارنے کا معاملہ عدالت میں جاری تھا تو اس دوران بابا صدیقی ان کے ساتھ کھڑے تھے۔ کالے ہرن کے معاملے پر بشنوئی برادری سلمان خان سے نالاں تھی کیونکہ ان کے نزدیک کالا ہرن قابل احترام ہے اور وہ اس کی پوجا کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ لارنس بشنوئی گینگ کا نام اس سے قبل اداکار سلمان خان کو جان سے مارنے کی دھمکیوں اور حملے میں سامنے آتا رہا ہے۔ دلجیت کی کانسرٹ میں ہانیہ عامر سے ملاقات: 'سپر سٹار آئی ہو اور وہ نیچے کھڑی رہے ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟'

حافظ ابوالخیر مرحوم

گڑھول شریف ضلع سیتامڑھی بہار مردم خیز بستی واقع ہوئی ہے یہاں ہر زمانے میں ایک سے ایک اہل علم اور اولیاء اللہ پیدا ہوئے ہیں، موضع گڑھول شریف کے حافظ ابوالخیر علاقے بھر میں جید حافظ تھے، قرب وجوار کے کئی مدرسوں میں حفظ کے بچوں کو تعلیم دے رہے تھے، لمبے عرصے تک بوکھرا اور پوکھریرا میں پڑھاتے تھے، پہلے گاؤں میں دینی تعلیم کا کوئی معقول نظم ونسق نہیں تھا، حضرت مولانا بشارت کریم نوراللہ مرقدہ نے اپنے خاندان اور گاؤں کے بچوں کی درس وتدریس کے لئے نیم کے درخت کے نیچے ایک معلم کو تعین کیا، جہاں حفظ وناظرہ کا درس ہوتا تھا، بہت بعد میں چل کر حاجی حبیب الرحمن نے حج کی واپسی کے بعد مدرسہ حبیبیہ کی بنیاد ڈالی، حضرت حافظ ابوالخیر کے ہم درسوں حضرت وحید عالم مرحوم، حضرت ظہیرالدین مرحوم، حافظ انیس مرحوم تھے، حافظ ابوالخیر مرحوم بچپن سے ہی پڑھنے میں ذہین وفطین تھے اور گاؤں میں ہی نیم کے درخت کے نیچے بیٹھ کر حفظ قرآن کریم مکمل کیا اور یادداشت اتنا قوی اور پختہ تھا کہ ہر کوئی سن کر خوش ہو جاتا، ڈھیر ساری دعائیں دیتا اور داد وتحسین سے نوازے جاتے تھے۔

علاقے بھر میں نعت ومیلاد کے لئے قرب وجوار کے گاؤں میں بلائے جاتے تھے اور اسٹیج کی رونق بن کر جلسہ کو کامیاب کرتے تھے، ان کی حاضری سے مجمع بھر جاتا تھا اور پروگرام کامیابی کی دہلیز پر بہت آسانی کے ساتھ پہنچ جاتا تھا، مرحوم خطابت پر بھی قدرت رکھتے تھے اور عوام الناس کے درمیان سنجیدگی ومتانت کے ساتھ عام فہم الفاظ میں اپنی بات بیان کرتے تھے، لوگ بیان کو دلچسپی کے ساتھ سنتے تھے، ہر خاص وعام شخص کے نزدیک حافظ جی کے نام سے مشہور تھے۔

مرحوم پوتا کی تعلیم وتربیت پر بہت خاص توجہ دی اور مغرب تا عشاء قرآن کریم حفظ کراتے تھے اور سبق سن کر ہی چھٹی دیتے تھے، تاکہ دوسرے دن ہو کر سبق سنانے میں تاخیر نہ ہو، آنگن یا برآمدہ میں چارپائی پر لیٹے رہتے تھے اور پوری توجہ قرآن کریم پر دیتے تھے، جہاں کہیں بھی کوئی غلطی ہوتی فوراً اصلاح کرتے پھر آگے بڑھنے کو کہتے تھے، جب حافظ محمود عالم کے صاحبزادے کا داخلہ علاقے کے معروف مدرسہ بالاساتھ میں ہو گیا تو ایک دفعہ ناشتہ لے کر پوتا سے ملنے کے لئے بالاساتھ مدرسہ بھی گئے لیکن سیلاب کا دن تھا، راستہ بند ہو چکا تھا آگے تک نہیں جا سکے اور بلواہا سے ہی واپس آ گئے، اور پوتا سے ملاقات نہیں ہو سکی۔

حافظ ابوالخیر کی پیدائش گڑھول شریف متوسط گھرانے میں ہوئی، والد کا نام سدی تھا، سدی، مدی مرحوم دو بھائی تھے، سدی کا بیٹا حافظ ابوالخیر مرحوم تھے جبکہ دوسرے مدی بھائی کا بیٹا حسن جان سردار تھے، جو اس وقت کے مانے جانے پہلوان تھے، باڈی بلڈر میں اپنی مثال آپ تھے اور علاقے بھر میں اپنے پہلوانی کی وجہ سے بہت ہی مشہور ومعروف تھے اور دور دراز پہلوانی کے لئے بلائے جاتے تھے، اکھاڑے میں دیکھنے والوں کا بھیڑ لگ جاتا تھا، غریبی اور مفلسی کے دور میں زندگی گزاری اور خود بھی تعلیم کی دولت سے بہرور ہوئے اور اپنے سارے بچوں کو دین ودنیا کی دولت سے روشناس کرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

مرحوم حافظ جی آخر عمر میں اپنے بیٹے حافظ محمود عالم کے نئے مکان پر ہی رہتے اور سوتے تھے، نرم مزاج شخصیت کے مالک تھے، کبھی کسی سے بلند آواز میں بات نہیں کی، مرحوم چائے کے بہت شوقین تھے بلاناغہ صبح وشام دو وقت چائے پینا ضروری تھا، مختصر علالت کے بعد حافظ جی کی وفات ۲۰۰۴ جالے دربھنگہ میں بڑی بیٹی کے یہاں ہوئی، حافظ ابوالخیر مرحوم تقریباً ۸۰ سال کی عمر پائی اور پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے ماسٹر محمد منصور عالم مرحوم، حافظ محمد محمود عالم، محمد خورشید عالم اور دو بیٹی زرینہ خاتون، افسری خاتون کو چھوڑا اور سب کے سب شادی شدہ ہیں، پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں سے بھرا خاندان چھوڑ کر پروردگار عالم کے پاس لوٹ گئے، اللہ رب العزت سے دعاء کرتا ہوں کہ حافظ ابوالخیر مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور سیئات کو حسنات سے مبدل فرمائے اور جنت الفردوس میں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آمین۔

محمد قمر عالم ندوی
محلہ کریمیہ، گڑھول شریف، سیتامڑھی
بہار، انڈیا-9891427168

گستاخ رسول کو فوراً واقعی سزا دی جائے!

شمع ہدایت

مولانا محمد محفوظ قادری 9759824259

مکرمی! اللہ رب العزت اپنے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ ''اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند فرما دیا ہے'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس آیت کریمہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ اسی لئے اللہ رب العزت نے آپ کی قدر ومنزلت اور آپ کی شان ظاہر فرمانے کیلئے آپ کے قلب اطہر پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ بھی ہے کہ باری تعالیٰ نے اپنے حبیب پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ کسی کا صرف اللہ پر ایمان لانا اور اللہ رب العزت کی وحدانیت کا اقرار کرنا اُس وقت تک مقبول نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ سچے دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لے آئے اور ایمان کے ساتھ رسول اللہ کی اطاعت بھی نہ کرنے لگے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''جس نے رسول کا حکم مانا، اس نے حقیقت میں اللہ کا حکم مانا'' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ کی عبادت کرتا رہے اور ہر بات میں اللہ کی ہی تصدیق کرے، اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو اس کا عبادت کرنا سب کچھ بے کار ہے اور وہ کافر ہی رہے گا۔ اگر ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار نظر آتے ہیں عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کی جنگ میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ میری دائیں اور بائیں جانب دو کم عمر بچے کھڑے ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر کوئی بڑا میرے آس پاس ہوتا تو ہم ایک دوسرے کی مدد کرتے اور کام آ سکتے تھے وقت ضرورت، اتنے میں ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ تم ابوجہل کو پہچانتے ہو۔۔؟ میں نے کہا پہچانتا ہوں بتاؤ تمھیں کیا کام ہے۔۔؟ اس لڑکے نے کہا میں نے سنا ہے ابوجہل نے ہمارے پیارے آقا علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی ہے اور گالیاں بکتا ہے، خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ مجھے مل جائے تو میں اس وقت تک اس سے دور نہیں ہٹوں گا یہاں تک وہ مرجائے یا میں مرجاؤں۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس لڑکے کے سوال وجواب پر بہت تعجب ہوا اور دوسرے کم عمر لڑکے نے بھی یہی سوال کیا اور جیسے ہی ابوجہل نظر آیا میں نے کہا دیکھو وہ ہے ابوجہل، یہ دونوں لڑکے ابوجہل کی طرف دوڑتے ہوئے گئے اور جا کر اس پر تلوار چلانا شروع کر دی اور یہاں تک کہ ابوجہل کو واصل جہنم کر دیا۔ اسی عشق رسول کی مثال ایک انصاری صحابیہ رضی اللہ عنہا نے پیش کی ہے ایک جنگ کے موقع پر آپ کو معلوم ہوا کہ جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے یہ سن کر آپ فوراً جنگ کی طرف روانہ ہوتی ہیں راستہ میں ایک شخص آتا ہوا دکھائی دیتا ہے آپ نے اس سے حضور علیہ السلام کے بارے میں معلو کیا کہ پیارے رسول کا کیا حال ہے۔۔؟ اس کو معلوم تھا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم صحیح سلامت ہیں اس نے عورت کے سوال کا جواب نہ دیکر کہا کہ تمہارے باپ کو شہید کر دیا گیا ہے اس عورت نے اس خبر کو نظر انداز کیا، اور پھر اس عورت کو بتایا گیا کہ تمہارے بھائی کو بھی شہید کر دیا گیا ہے اس عورت نے اس خبر کو بھی سن کر کوئی فکر نہیں کی، پھر اس کو خبر دی گئی کہ تمہارے شوہر کو شہید کر دیا گیا ہے اس عورت نے بے چین ہو کر کہا کہ مجھے ان خبروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ کون مر گیا اور کون زندہ ہے۔ مجھے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاؤ ان کا کیا حال ہے۔۔؟ آخر جب بتانے والوں کے پاس کوئی خبر نہ رہی تو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بخیر وعافیت ہیں یہ سن کر اس عورت کو سکون حاصل ہوا اور حضور علیہ السلام کی سلامتی کی وجہ سے وہ اپنے باپ، بھائی اور شوہر کے غم کو بھول گئی اور اس عورت کے منھ سے نکلا کہ اگر آپ (پیارے رسول) حیات ہیں تو ہر پریشانی ومصیبت ہیچ ہے۔ صحابہ کرام کے عشق کا اندازہ اس واقعہ سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ غزوۂ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور خون کو چوسنا شروع کر دیا، اور اس خون کو منھ سے زمین پر گرانا بے ادبی سمجھا اور خون کو پی گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جس کے خون میں میرا خون آمیزش کر گیا ہو تو مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ اسی عشق رسول کی مثال پیش کی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے آپ نے سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور حضور سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے ایک مرتبہ کسی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا ہے حضرت زبیر یہ خبر سن کر بے چین وبیتاب ہو گئے اور تلوار لیکر لوگوں کو چیرتے ہوئے رحمت دوعالم کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر معلوم کیا کہ کیا بات ہے اتنے بے چین کیوں ہو حضرت زبیر نے پورا واقعہ سنایا تو حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ موجودہ حالات میں اسی عشق رسول کو ہمارے سینوں سے نکالنے کی پرزور کوششیں کی جا رہی ہیں اور آئے دن طرح طرح کے فتنے برپا کئے جا رہے ہیں کہ کسی بھی طرح سے اسلام اور بانی اسلام محسن انسانیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کیا جا سکے لیکن جس دین کا محافظ خدا ہو اور جس آخری نبی کو اس نے اپنا محبوب بنایا ہو، اس دین اور اس نبی کی شان وعزت کو کوئی کتنا ہی نیچا کرنا چاہے وہ خود تو ذلیل وخوار ہو جائیگا لیکن دین اور نبی کی ذات گرامی پر ذرہ برابر آنچ نہیں آ سکتی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری حیات میں دین کی تبلیغ کر رہے تھے اسوقت بھی مخالفین نے آپ کو بہت ستایا اور آپ کو اذیتیں پہچائیں لیکن آپ نے اپنی زبان مبارک سے کسی کو کچھ نہیں کہا بلکہ رب نے اپنے محبوب کی طرف سے خود جواب دیا اور فرمایا ''یقیناً تیرا دشمن لاوارث اور بے نام ونشان ہے'' اور ابولہب کی گستاخی کا جواب دیتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا'' ان موجودہ حالات میں مسلمانو کے دل زخمی اور غمزدہ ہیں اپنے نبی کی شان میں گستاخی کی وجہ سے لیکن ان حالات میں مسلمانوں کو صبر سے کام لینا ہے اور اللہ رب العزت کی ذات پر بھروسہ رکھیں کہ جس طرح اللہ نے آج سے پہلے گستاخوں پر لعنت برسائی اور اس لعنت کا سلسلہ قیامت تک کیلئے جاری کر دیا ہے تو یقیناً آج کے گستاخوں سے بھی اللہ رب العزت ضرور انتقام لیگا۔ ہماری زندگیاں ان حالات میں اسوۂ رسول کی محتاج ہیں ہمیں ہر لمحہ اسوۂ رسول کے مطابق گزارنا ہوگا۔ ناموس رسالت پر حملے روکنے کیلئے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا ہوگا۔ ناموس رسالت پر ہونے والا حالیہ حملہ یہ کوئی پہلا اور آخری حملہ نہیں ہے اور نہ ہی آگے ان حملوں کے بند ہونے کی کوئی امید نظر آتی ہے۔ ہمیں وقتی طور پر جوش میں نہ آ کر آنے والے وقت کیلئے لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے اور لائحہ عمل ہمارا یہ ہو کہ ہم عوام کی علمی تربیت کریں اور سیرت رسول سے ان کو آشنا کریں تاکہ آنے والے وقت میں ہر مذموم شرارت اور واقعہ کے سد باب کیلئے ہماری نسلیں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی رنگ میں رنگی ہوئی نظر آئیں اور آپ کی سیرت وکردار کو اپنا کر اپنی شخصیت کو سنوار سکیں اور مخالفین سے مستند بات بھی کر سکیں۔ ان نازک حالات میں مسلمانوں کو قانون کے دائرہ میں رہ کر مخالفین کو علمی جواب دینا چاہئے۔ ہم حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس گستاخ رسول یتی نرسنگھانند کو فوراً گرفتار کیا جائے اور اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ جیسا کہ ہمارے ملک کا دستور جمہوری ہے ہر انسان کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی ہے اس لئے حکومت ہند ایسا قانون بنائے کہ اگر آگے کوئی کسی بھی مذہبی پیشوا کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرے تو اس کو قانونی طور پر کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے اور ملک میں امن وامان قائم رہے۔ اللہ رب العزت حامی وناصر ہے۔

ایک گمنام، آبگینہ سید شاہ طٰہٰ اشرف آستھوی

طارق محی الدین شرمیلا
رابطہ:-7761816723

ہندوستانی تاریخ وادب میں بہار کو علمی وادبی خدمات کی وجہ سے مقتدر مقام حاصل ہے۔ آج بھی ہندوستانی تاریخ وادب اس کے بغیر ادھوری ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جس میں ایک سے ایک ہستیاں پیدا ہوئیں اور فنون ادب میں آفتاب وماہتاب ہوگئیں۔ اسی سرزمین میں ایک ایسی بھی ہستی پیدا ہوئی تھی جس کو اپنے وقت کا غالب واقبال سمجھا جاتا تھا۔ جس کی شخصیت بذات خود مانند کہکشاں تھی۔ جس سے ہزاروں ستارے منور ہوئے۔ مگر افسوس آج اسے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے فن اس کے کمال تاریخ کے صفحات میں دفن ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس دفینے کو منظر عام تک لانا کچھ آسان تو نہیں لیکن میرا ضمیر اسے گوارہ بھی نہیں کرتا کہ میں اس سعی سے بھی احتراز برتوں بہت ممکن ہے کہ میری یہ کوشش بہت ثمر آور ثابت نہ ہو۔ شاید یہ کام میرے علاوہ کسی اور ادیب نے کیا ہوتا تو موصوف کی صفات کا حق ادا کر پاتا۔ تاحد کم مائیگی اس قابل تو نہیں کہ موصوف کی گوں ناگوں صلاحیتوں کا حق کر سکوں۔ حیف مجھے ادبا وشعراء کی بے توجہی نے یہ کام انجام دینے پر مجبور کیا

یہی وجہ ہے کہ میں موصوف کے سلسلے میں استذا کی آرا کو اپنے خیالات پر ترجیح دے کر من وعن پیش کر رہا ہوں۔

(1) ممکن ہے آپ اصطلاحی عالما اور مولوی نہ ہوں مگر میں آپ کو ہزار اصطلاحی مولوی پر ہزار درجہ ترجیح دیتا ہوں (امین احسن اصلاحی)

(2) آپ کا مضمون مذکور جامعہ موصول ہوا۔ میں آپ کے کامیاب جواب پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (سید سلمان ندوی)

(3) آپ کا عنایت نامہ ملا مسرت ہوئی کہ آپ نے ادارہ کے مقاصد اور نظام عمل کو پسند فرمایا آپ کے ارادے میں ہو تو مرکز ادارہ میں آیئے۔
(ابواعلی مودودی)

(4) آپ جیسے اشخاص کو عدم اشاعت کی خبر دینے میں زحمت پیش آتی ہے۔ یہ جملہ خود بتا رہا ہے کہ آپ اتنے بلند ہیں کہ آپ جیسے لوگوں سے رسالے مضامین مانگ مانگ کر چھاپتے ہیں۔ (سید احمد قادری مدیر زندگی رام پور)

5)

آپ جب اہل نہیں قبلہ کے تو کوئی نہیں
حیف صد حیف میں اب کس کو لکھوں گا حضرت

(غبار بھٹی)

اس کے علاوہ بھی ان رفقاء کی لمبی فہرست ہے جو ان کی گوں ناگوں صلاحیت کے حامی تھے۔ معین الدین دردائی، عون احمد قادری، علامہ جمیل مظہری، عزیز عظیم آبادی، فرحت قادری، جس سے ان کی عظمت وحرمت کا پتہ چلتا ہے۔ موصوف کوئی معمولی شخصیت نہیں تھے۔ ان کے بلند کاندھے پر ایسا سر تھا جس میں بڑا وسیع دماغ تھا۔ ان کا قلم جوش وانقلاب رکھتا تھا۔

موصوف کے اجداد فتویٰ عالمگیری کی تدوین میں شامل تھے۔ یہ خاندان اپنی شاہانہ وجیہداری کے سبب ہمہ وقت ممتاز رہا تھا۔

ان کے والد بزرگوار جناب شاہ محی الدین صاحب مدظلہ بستی استھوا ضلع جہاں آباد میں شاہانہ جاہ وجلال رکھتے تھے۔ موصوف کی پیدائش اسی خاندان میں اگست 1913 کو ہوئی۔ والدین نے بڑے پیار سے ان کا نام سید شاہ طہ رکھا لیکن شوق ادب نے ان کے نام میں اشرف کا اضافہ کر دیا۔ شاہ محی الدین صاحب کی پانچ اولادیں تھیں دو طہ صاحب سے بڑی اور دو چھوٹی۔ تین بھائی اور دو بہنوں کے بیچ شاہ طہ صاحب کا نمبر تیسرا ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی شاہ طیب صاحب کے سمدھی بھی تھے۔ شاہ طیب صاحب کی منجھلی صاحبزادی ان کے لڑکے سید احمد محی الدین صاحب کی منکوحہ تھیں۔

موصوف کو بچپن ہی سے مطالعہ ومشاہدہ کا بڑا شوق تھا۔ جس وقت عام بچوں کی عمر کھیلنے کودنے کی ہوتی ہے اس وقت یہ اپنے آپ کو مطالعہ ومشاہدہ میں غرق کر چکے تھے۔ تیرہ برس کی عمر میں وہ سب کچھ حاصل کر لیا جس کے لئے ایک صدی درکار ہے۔

انہوں نے اس چھوٹی عمر میں جو پہلی غزل لکھی وہ ہند کے مشہور ومعروف اخبار مدینہ میں شائع ہوئی جس کے چند اشعار اس طرح ہیں۔

گھٹائیں کفر کی چھائی ہوئی ہیں دین وایماں پر
خدا کی رحمتیں ہوں گی تو کیا ہوں گی مسلماں پر
کنارے پر پہنچ کر پست ہمت ڈوب جاتے ہیں
حکومت کر رہے ہیں اہل ہمت موج طوفاں پر

پھر خوب سے خوب تر کی جستجو ہر راہ دشوار گزار کو آسان بنا دیا۔

شاعری میں جب ایک مقام پا چکے تو طبیعت نے کروٹ لی اور مضمون نگاری سے رغبت پیدا ہوگئی اس وقت اعظم گڑھ سے امین اصلاحی صاحب کی ادارت میں الاصلاح نامی ایک خالص دینی پرچہ نکلا کرتا تھا۔ امین احسن اصلاحی صاحب کو جب ان کی قابلیت کا علم ہوا تو انہیں دعوت دی اور اس طرح اس میں مضمون چھپنے لگا۔ ان کا سب سے پہلا مضمون الاصلاح میں بدرالدین صاحب کے مضمون کے جواب میں شائع ہوا تھا۔ مضمون کافی معرکہ کا تھا جن پر سید سلیمان ندوی صاحب نے انہیں مبارکباد پیش کی اور ساتھ ہی جامعہ میں مضامین بھیجنے کی خواہش ظاہر کی پھر تو یہ سلسلہ جاری رہا الاصلاح، معارف، مخزن، ندیم، المجیب وغیرہ رسائل وجرائد میں چھپتے رہے اور یوں ادبی دنیا کا یہ مرد مجاہد چلتا رہا غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ اس بات سے کبھی غرض نہیں رکھی کہ شخصیت کس کی ہے۔ ایک طرف ان کے زور قلم نے امین احسن اصلاحی، سید سلیمان ندوی کو چونکایا تو دوسری طرف بڑے عالم دین سید ابوالاعلی مودودی کی بڑی شخصیت بھی حقیقت گوئی سے باز نہ رکھ سکی۔ مودودی صاحب کے نظریات فکر پر دوسرے علماء کی طرح شاہ طہٰ صاحب نے بھی اختلاف کیا۔ اس سلسلے کے کئی مضامین المجیب خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف پٹنہ (بہار) سے شائع ہونے۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں مودودی صاحب نے اس نظریاتی اختلاف کو کس انداز میں دیکھا لیکن مولانا کے مکتوب سے ان کی قابلیت کا اعتراف ضرور نظر آتا ہے۔ اس وقت مودودی صاحب لاہور سے ترجمان القرآن نکال رہے تھے جس میں انہیں آنے کی دعوت بھی دی مگر ان کی مجبوریوں اور مصروفیتوں نے وہاں جانے کا موقع نہیں دیا۔

اس بلند پایہ شخصیت نے پندرہ فروری 1985 کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اس طرح عمر کے آخری ایام تک چلنے والا وہ قلم حرکت کا محتاج ہو گیا

سیدنا بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ!

ریاض فردوسی
9968012976

بڑے پیر صاحب یعنی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش۔17مارچ1078ء کو ہوئی۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ بن جنگی دوست الجیلی (الجیلانی) ہے، جبکہ آپ کی کنیت ابومحمد اور لقب محی الدین اور شیخ الاسلام ہے۔(سیر اعلام النبلاء: 20/439)(البدایہ والنھایۃ: 12/252)(فوات الوفیات: 2/373)(شذرات الذھب:198/4)علاوہ ازیں امام سمعانی نے آپ کا لقب امامِ حنابلہ※ ذکر کیا ہے۔(الذیل علی طبقات الحنابلہ لابن رجب:291/1) کیا ہے۔

سیدنا بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک!

میانہ قد، گندمی رنگ، چوڑا سینہ دبلا پتلا بدن، بھری داڑھی، بھنویں ایک دوسرے سے ملی ہوئی اور بارعب چہرہ، پورے محفل میں سب سے زیادہ روشن چہرے والے نظر آتے تھے(دائرۃ المعارف۔للبستانی621/11)

بہت ہی کمسنی میں والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا تھا۔آپ کے والد کے انتقال کے بعد، آپ کی پرورش آپ کی والدہ اور آپ کے نانا نے کی۔بڑے پیر صاحب کا شجرہء نسب والد کی طرف سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور یوں آپ کا شجرہء نسب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملتا ہے۔صاحب 'بہجۃ الاسرار' اور مولانا جامی نے 'نفحات الانس' میں آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے: عبدالقادر بن ابی صالح جنگی بن موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض بن حسن مثنی بن سیدنا حضرت حسینؓ بن علیؓ اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ بن ابی طالب۔اس طرح آپؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گیارھویں نسل تھے۔(فیضِ یزدانی) آپ کی ولادت 471ھ (یا 470ھ) میں جیلان میں ہوئی۔اسی نسبت سے آپ کو جیلانی کہتے ہیں(اعلام النبلاء)

اٹھارہ (18) سال کی عمر میں شیخ عبدالقادر جیلانی تحصیل علم کے لیے بغداد (1095ء) تشریف لے گئے۔جہاں آپ کو فقہ کے علم میں حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ، علم حدیث میں ابوبکر بن مظفر اور تفسیر کے لیے ابومحمد جعفر جیسے اساتذہ میسر آئے۔بڑے پیر صاحب کی ابتدائی تعلیم کی تفصیل نہیں ملتی۔امام ذہبیؒ کے مطابق عالمِ نوجوانی میں وہ بغداد تشریف لائے۔خاص اساتذہ میں علی سعد مخزومی، ابوغالب باقلانی، احمد بن مظفر بن سوس، ابوالقاسم بن بیان، جعفر بن احمد سراج، ابوسعد بن خشیش اور ابوطالب یوسفی رحمھم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔بڑے پیر صاحب کے معروف تلامذہ میں علامہ سمعانی، عمر بن علی القرشی، حافظ عبدالغنی، شیخ موفق الدین ابن قدامہ، عبدالرزاق بن عبدالقادر، موسی بن عبدالقادر (یہ دونوں صاحب زادے ہیں) شیخ علی بن ادریس، احمد بن مطیع الباجسرائی، محمد لیث الوسطانی، اکمل بن مسعود ہاشمی، ابوطالب عبداللطیف بن محمد قبیطی رحمھم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

سیدنا بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فقہی مسائل میں حنبلی المسلک تھے۔

حافظ ذہبی نے سیر أعلام النبلاء(20/439)اور عبدالحی بن عماد حنبلی نے شذرات الذھب(4/199) اور محمد بن شاکر کتبی نے فوات الوفیات (2/295) میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔سیدنا بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل اقتباس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے(الغنیۃ: ج۔2،ص۔200)

امام کے لیے جائز نہیں کہ وہ بالکل محراب کے اندر اس طرح گھس کر کھڑا ہو کہ مقتدیوں کی نظر ہی سے اوجھل ہو جائے بلکہ اسے چاہیے کہ محراب سے قدرے باہر ہو کر کھڑا ہو اور ہمارے امام احمد بن حنبل سے اس مسئلہ میں ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا مستحب ہے۔

ہمارے امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے اپنے ایک رسالہ میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابو موسی اشعریؓ سے روایت کیا ہے(غنیۃ الطالبین۔ص۔203)

بڑے پیر صاحب کے دور طالب علمی کا مشکل وقت!

ایک بار سخت مہنگائی کے ایام میں مجھے بہت ہی تنگی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ کئی دن تک مجھے کچھ کھانے کو نہ ملا صورت حال یہ تھی کہ میں گری پڑی چیزیں اٹھا کر کھاتا رہا یہاں تک کہ ایک دن سخت بھوک کی وجہ سے میں گھر سے نکلا اور دریا کی طرف چلا کہ شاید وہاں کوئی سبزی کا پتہ یا اور کوئی چیز مل جائے جس سے میں اپنے بھوک کی آگ بجھاؤں، اس تلاش میں جس جگہ بھی پہنچتا دیکھتا کہ فقیر ومسکین لوگ ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں چنانچہ میں شرما کر واپس ہو جاتا۔یہ صورت حال دیکھ کر وہاں سے واپس ہوا کہ شاید شہر میں کوئی گری پڑی چیز بھوک مٹانے کے لئے مل جائے لیکن کوئی چیز کھانے کے لئے نہ مل سکی اب میں بہت تھک چکا تھا اور مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہ گئی تھی اس لئے ایک مسجد میں جا کر بیٹھ گیا اور موت کا انتظار کرنے لگا، اتنے میں دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی نوجوان مسجد میں داخل ہوتا ہے اس کے پاس روٹی اور بھونا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، میں اس کی طرف للچائی نظروں سے دیکھ رہا تھا، وہ جب بھی کوئی لقمہ اٹھاتا تھا تو لالچ سے میرا منہ کھل جاتا کچھ دیر میں وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بسم اللہ کرو، میں نے انکار کیا لیکن اس نے قسم دلائی کہ تمہیں ضرور کھانا ہے چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کھانے لگا اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو، کیا کرتے ہو اور تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے اسے بتلایا کہ میں گیلان کا رہنے والا ایک متفقہ [طالب فقہ] ہوں، اس نے کہا کہ میں بھی گیلان کا رہنے والا ہوں، کیا تم مجھے ایک گیلانی نوجوان کے بارے میں کچھ بتلا سکتے ہو جس کا نام عبد القادر ہے اسے لوگ سبط ابو عبد اللہ الصومعی الزاہد کے نام سے جانتے ہیں، میں نے جواب دیا کہ وہ تو میں ہی ہوں، یہ سن کر وہ پریشان ہوگیا، اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور کہنے لگا اللہ کی قسم اے بھائی میں جب بغداد پہنچا تو میرے پاس کچھ زاد سفر باقی تھا، میں تمہارے بارے میں پوچھتا رہا لیکن تمہارے بارے میں کسی نے کوئی خبر نہ دی، یہاں تک کہ میرا زاد راہ ختم ہوگیا، حتی کہ تین دن ایسے گزر گئے کہ میرے پاس تمہاری امانت کے علاوہ کوئی اور چیز باقی نہ رہ گئی، اس لئے جب آج چوتھا دن ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ بھوک پر تین دن گزر گئے اب تو میرے لئے مردار بھی حلال ہے اس لئے تمہاری امانت میں ایک روٹی اور بھونے ہوئے گوشت کے اس ٹکڑے کی قیمت لے لی، یہ لو کھاؤ یہ تمہارا مال ہے اور میں اب تمہارا مہمان ہوں ہم نے اس سے پوچھا کہ اصل قصہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تمہاری ماں نے مجھے آٹھ دینار دے کر بھیجا تھا واللہ اس میں سے ہم نے کوئی خیانت نہیں کی ہے، شیخ کہتے ہیں کہ میں نے اسے تسلی دی، اس کے دل کو اطمینان دلایا اور جو امانت لے کر آیا تھا اس میں سے کچھ اسے بھی دے دیا۔(السیر۔444/20،445ذیل الطبقات۔298/1)

بڑے پیر صاحب کو طلب علم کی راہ میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جیسے وطن سے دوری، بھوک و پیاس اور تنگ دستی۔لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے متعدد مقامات پر ان کی ایسی دستگیری فرمائی کہ ان کے پائے ثبات متزلزل نہ ہونے پائے، شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ خود بیان کرتے ہیں کہ طالب علمی کے زمانہ میں بسا اوقات خرنوب نامی کانٹے دار درخت، سبزیوں کے گرے پڑے ٹکڑے اور خس کے پتے کھا کر گزارہ کرتا تھا۔(السیر۔444/20، ذیل الطبقات۔298/1)

بڑے پیر صاحب خود فرماتے ہیں!

ایک بار میں بیابان میں فقہ کے درس کا مراجعہ کر رہا تھا اس وقت مجھے سخت بھوک پیاس کا احساس ہوا جب میں بہت تنگ آ گیا تو غیب سے ایک آواز آتی ہے لیکن کوئی آواز دینے والا دکھائی نہیں دے رہا تھا، آواز دینے والا کہہ رہا تھا کہ قرض لے کر علم فقہ حاصل کرنے پر مدد حاصل کرو، میں نے جواب دیا کہ قرض کی ادائیگی کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے، میں فقیر ہوں اگر قرض لیتا ہوں تو اس کی ادائیگی کیسے کر پاؤں گا۔آواز دینے والے نے کہا: قرض لے لو ادائیگی میں کر دوں گا۔چنانچہ میں ایک کرانہ کی دوکان پر آیا اور دکاندار سے کہا کہ تم مجھے روزانہ ایک روٹی اور کچھ حب رشاد اس شرط پر دے دیا کرو کہ جب میرے پاس ادائیگی کی طاقت ہوگی تو میں ادا کر دوں گا اور اگر میں مر گیا تو مجھے معاف کر دینا، میری یہ بات سن کر وہ رونے لگا اور کہا کہ آپ جس طرح چاہیں میں تیار ہوں، خلاصہ یہ کہ میں ایک مدت تک اس سے روٹی اور حب رشاد لیتا رہا اس طرح کافی دن گزر گئے تو مجھے بڑی الجھن محسوس ہوئی کہ میں کب تک اس سے اس طرح لے کر کھاتا رہوں گا، اس پر ابھی تھوڑی ہی مدت گزری ہوگی کہ مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے فلاں جگہ چلے جاؤ اور اس جگہ جو چیز بھی ملے تم اسے اٹھا لو اور وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں سونے کا ایک ٹکڑا پڑا ہے اسے میں نے لے لیا اور دکاندار کا قرض ادا کر دیا۔(السیر۔445/20،ذیل الطبقات۔299/1)

بڑے پیر صاحب کے زریں اقوال!

جو شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے، اس پر واجب ہے کہ سب سے پہلے کلمہ شہادت کا اپنی زبان سے اقرار کرے اور دین اسلام کے علاوہ دیگر تمام ادیان سے اعلانِ برأت کرے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت تسلیم کرے۔

انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرے، اللہ کی حمد وثنا کرے، محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجے پھر اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔(الغنیۃ الطالبین:92/1)

جب قبر کی زیارت کرنے جاؤ تو قبر پر ہاتھ نہ رکھو اور نہ ہی قبر کو چومو۔کیونکہ یہ یہود کی علامت ہے اور نہ ہی قبر پر بیٹھو اور نہ اس کے ساتھ ٹیک لگاؤ، نا صاحب قبر سے کچھ مانگو، صرف اللہ ہی سے اپنی حاجت طلب کرو(الغنیہ الطالبین:91/1)

جس شخص کو بدشگونی نے اس کے کام سے روک دیا، اس نے شرک کیا۔(الغنیۃ الطّالبین:96/1)

مومن کو چاہیے کہ سنت اور سنت پر چلنے والی جماعت کی پیروی کرے۔سنت وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے سنت قرار دیا اور جماعت وہ ہے جس پر اللہ کے رسول کے صحابہ کا اتفاق رہا۔

اے لوگو تمہیں چاہیے کہ (کتاب وسنت کی) اتباع اختیار کرو اور بدعات کا ارتکاب نہ کرو اور تمہیں چاہیے کہ سلف صالحین کے مذہب کو اختیار کرو اور یہی وہ صراط مستقیم ہے جس پر تمہیں گامزن رہنا چاہیے۔(الفتح الربانی: المجلس العاشر ص۔35)

ہمارا عقیدہ ہے کہ ایمان، زبانی اقرار، قلبی تصدیق اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہونے کے مجموعہ کا نام ہے۔ایمان اطاعت سے بڑھتا، نافرمانی سے کم ہوتا، علم سے مضبوط اور جہالت سے کمزور ہوتا رہتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے یہ حاصل ہوتا ہے۔ایمان قول وعمل کا نام ہے کیونکہ قول (زبانی) دعویٰ ہے اور عمل اس دعویٰ کی دلیل ہے۔قول صورت ہے اور عمل اس کی روح ہے۔

اے مسلمانوں!(غور وفکر کرو!

اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں، بدعتیوں، گمراہوں، مکر کے کپڑے پہننے والوں اور ایسی باتوں کا دعویٰ کرنے والوں کے ظلم سے جوان میں موجود نہیں ہیں اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد مچا رہا ہے۔اپنے متقدمین اور نظر کے سامنے والوں کی طرف غور کر کہ امر ونہی بھی کرتے تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے اور دفعۃ انتقال پا کر ایسے ہوگئے گویا ہوئے بھی نہ تھے۔تیرا دل کس قدر سخت ہے؟ کتا بھی شکار کرنے اور کھیتی، مویشی کی نگہبانی و مالک کی حفاظت کرنے میں اپنے مالک کی خیر خواہی کیا کرتا ہے اور اسے دیکھ کر خوشی کے مارے کھلاڑیاں کرتا ہے، حالاں کہ وہ اس کو شام کے وقت صرف ایک دو نوالے یا ذرا سی مقدار کھانا دیا کرتا ہے اور تو ہر وقت اللہ کی قسم قسم کی نعمتیں شکم سیر ہو کر کھاتا رہتا ہے، مگر ان نعمتوں کے دینے سے جو اس کو مقصود ہے، نہ تو اسی کو پورا کرتا ہے اور نہ اس کا حق ادا کرتا ہے؛ بلکہ اس کے برعکس اس کا حکم رد کرتا ہے اور اس کی حدودِ شریعت کی حفاظت نہیں کرتا۔

جو شخص حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے، اس کے قلب سے دنیا اور آخرت اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز غائب ہو جاتی ہے۔اے لوگوں تم پر لازم ہے کہ وعظ (بات کرنا) خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو، ورنہ گونگا بنا رہنا ہی بہتر ہے۔ضروری ہے کہ تمہاری زندگی حق تعالیٰ کی طاعت میں خرچ ہو ورنہ تمہارے لیے موت بہتر ہے۔

آزمائش وامتحان ہونا ضروری ہے، خصوصاً دعویٰ کرنے والوں کا۔اگر امتحان وآزمائش نہ ہوتی تو بہتیری مخلوق ولی ہونے کا دعویٰ کرنے لگتی۔

نفس جب اللہ کا مطیع ہو جاتا ہے تو اس کا رزق بہ وسعت ہر جگہ سے اس کو پہنچتا ہے۔پھر جب نافرمانی کرتا ہے تو رزق کے اسباب منقطع اور اس پر مصیبتیں مسلط ہو جاتی ہیں۔پس وہ دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے۔

اے انسان، اگر تجھے محد سے لے کر لحد تک کی زندگی دی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اپنی محنت، عبادت و ریاضت سے اس دل میں اللہ کا نام بسا لے تو ربِ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم یہ ممکن نہیں، اُس وقت تک کہ جب تک تجھے اللہ کے کسی کامل بندے کی نسبت وصحبت میسر نہ آجائے۔

اہلِ دل کی صحبت اختیار کرتا کہ تو بھی صاحبِ دل ہو جائے۔

ساری مخلوق عاجز ہے نہ کوئی تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔بس حق تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھوں سے کرا دیتا ہے۔اسی کا فعل تیرے اندر اور مخلوق کے اندر تصرف فرماتا ہے، جو کچھ تیرے لیے مفید یا مضر ہے، اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل چکا ہے، جس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

میرا مرید وہ ہے جو اللہ کا ذاکر ہے اور ذاکر میں اُس کو مانتا ہوں، جس کا دل اللہ کا ذکر کرے۔

دوستی، دشمنی، تعلقات اور رشتے داری خالص اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔

ہر حالت میں حق بات کہو، اگرچہ پوری مخلوق تمہاری دشمن ہو جائے، تب بھی ہر مصیبت میں، ہر پریشانی میں، ہر حالت میں اللہ کی ذات اقدس کو خود کے قریب ہی پاؤ گے۔

ایک اہم سوال!

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطّالبین اور کتابوں میں تمام گمراہ کن عقائد کی بھرپور تردید کی ہے۔لہٰذا اب یہ فیصلہ کرنا چنداں مشکل نہیں کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کی تعلیمات کے خلاف جو بھی بڑے پیر صاحب سے نسبت کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ اپنے گریبان میں جھانکنے کہ کیا وہ صحیح العقیدہ مسلمان اور قادری ہیں؟

آج بڑے پیر صاحب کے نام پر ایسے ایسے منگھرت واقعات بیان کیے جا رہے ہیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کو چند جاہل اور تاجر علماء نے کاروبار کا ذریعہ بنا دیا ہے، بڑے پیر صاحب کی ذات کو جادوگر اور کاہن کی جماعت میں لا کر کھڑا دیا ہے(معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) بڑے پیر صاحب کی شخصیت نعوذ باللہ ان ظالموں کی الزام تراشیوں سے اعلیٰ وارفع ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کے سچے داعی اور مبلغ ہیں۔ہزاروں غیر مسلموں کو کلمہ طیبہ پڑھایا ہے۔لاکھوں بھٹکے ہو※ لوگوں کو راہ راست پر لایا ہے۔لاکھوں لوگوں کا روحانی اور جسمانی علاج کیا ہے۔

ضروری بات!

چند عقیدت مندوں نے فرطِ عقیدت میں بڑے سیدنا پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات وتعلیمات کو پس پشت ڈال کر ایک سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی سے منسوب کر کے ایک ایسا متوازی دین وضع کر رکھا ہے جو نہ صرف قرآن وسنت کے صریح منافی ہے بلکہ خود سیدنا بڑے پیر صاحب کی مبنی برحق تعلیمات کے بھی منافی ہے۔اس پر طرہ یہ کہ اگر ان عقیدت مندوں کو ان کی غلو کاریاں اور ان کی جہالت سے آگاہ کیا جائے تو یہ نہ صرف یہ کہ اصلاح کرنے والوں پر برہم ہوتے ہیں بلکہ انہیں اولیاء اللہ ومشائخ عظام کا گستاخ قرار دے کر مطعون کرنے لگتے ہیں۔

بڑے پیر صاحب کی قرآن وحدیث کی تعلیمات کے خلاف کرامتوں کو سب سے پہلے جس عقیدت مند نے کتابی شکل میں جمع کیا وہ علی بن یوسف الشطنوفی ہے، جس کی وفات سیدنا بڑے پیر صاحب کی وفات سے تقریباً 150 سال کا فاصلہ ہے یعنی شطنوفی 713ھ میں فوت ہوا۔(الاعلام: 5/188، کشف الظنون:257/1)

جبکہ بڑے پیر صاحب کی وفات 561ھ کو ہوئی۔

علی ابن یوسف بڑے پیر صاحب کی بعض کرامتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جس سے ان کی بڑے پیر صاحب کے معاصر ہونے کا شک گزرتا ہے، علاوہ ازیں جن کرامتوں کو شطنوفی نے اپنی سند سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے، ان میں بھی اکثر وبیشتر اسناد میں ضعیف راوی موجود ہیں۔اسی لئے ائمہ محققین نے شطنوفی کی اس تالیف پر زبردست تردید وتنقید کی ہے۔

شطنوفی نے اس کتاب میں بڑی عجیب وغریب باتیں ذکر کی ہیں اور لوگوں نے اس کی بیان کردہ اکثر حکایتوں اور اسناد پر جرح کی ہے(حافظ ابن حجر شیخ الکمال جعفر کے حوالہ سے، الدر الکامنۃ:3/14،2)

الطبقات لابن رجب:1/293 میں درج ہے۔

شطنوفی نے شیخ جیلانیؒ پر تین جلدوں میں کتاب لکھی ہے اور اس میں رطب ویابس کا طومار باندھا ہے، حالانکہ کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے۔میں نے اس کتاب کے بعض مندرجات دیکھے ہیں مگر میرا نفس اس بات پر مطمئن نہ ہوا کہ میں اس میں مذکور باتوں پر اعتماد کر سکوں کیونکہ اوّل تو اس میں مجہول راویوں سے روایتیں لی گئی ہیں اور دوسرا یہ کہ اس میں نہ صرف کذب وافترا اور جھوٹ کے بے شمار پلندے ہیں، بلکہ ان جھوٹی باتوں کو شیخ جیلانیؒ کی طرف منسوب کرنا بھی شیخ جیلانیؒ کے شان کے منافی ہے۔علاوہ ازیں شیخ الکمال جعفر کی یہ بات بھی میری نظروں سے گزری ہے کہ شطنوفی نے اپنی اس کتاب بہجۃ الأسرار میں جو چیزیں بیان کی ہیں، انہیں بیان کرنے میں شطنوفی مُتَّہَم (جس پر جھوٹا ہونے کا شک ہو) ہے۔

بڑے پیر صاحب کی کرامتوں پر دوسری جامع ومستقل کتاب قلائد الجواھر ہے جسے محمد بن یحییٰ القاذفی (963م، دیکھئے الاعلام:11: 8/) نے بڑے پیر صاحب کی وفات سے تقریباً چار سو سال بعد لکھا اور اس کی اسنادی حیثیت بہجۃ الأسرار سے بھی زیادہ مجروح ہے۔اکثر وبیشتر واقعات تو بہجۃ ہی سے ماخوذ ہیں جبکہ بعض واقعات تو اتنے جھوٹے ہیں کہ خود جھوٹ بھی ان سے شرما جائے۔بغرضِ اختصار ایک واقعہ کی نشاندہی ضروری ہے،

صاحبِ کتاب رقمطراز ہیں کہ!

سہل بن عبداللہ تستری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ بغداد کی نظر سے آپؒ عرصہ تک غائب رہے، لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے دجلہ کی طرف گئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر سے ہماری طرف چلے آ رہے ہیں اور مچھلیاں بکثرت آپ کی طرف آن آن کر آپ کو سلام علیک※ کہتی جاتی ہیں۔ہم آپ کو اور مچھلیوں کے آپ کا ہاتھ چومنے کو دیکھتے جاتے تھے۔اس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔اسی اثنا میں ہمیں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی اور تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی۔یہ جائے نماز سبز رنگ اور سونے چاندی سے مرصع تھی۔اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں۔پہلی سطر میں (أُلَا إِنَّ أُولِیَاءَ اللّٰ※ لَا خَوْفٌ عَلَيِ※م وَلَا ※ُم یَحْزَنُونَ 62 سور※ یونسؑ اور دوسری سطر میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَھْلَ الْبَیْتِ إِنَّ※ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، لکھا ہوا تھا۔

جب یہ جائے نماز بچھ چکی تو ہم نے دیکھا کہ بہت سے لوگ آئے اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہو گئے۔

سہل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو آمین※ کہتے سنا۔جب آپ دعا ختم کر چکے تو پھر ہم نے یہ ندا سنی أبشر فإنی قد استجبت ل※ ※※ تم خوش ہو جاؤ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی※※※ (قلائد الجواہر ترجمہ محمد عبدالستار قادری: ص۔89،88)

بڑے پیر صاحب کی طرف منسوب اس کرامت کے اِمکان یا عدم اور اس کے حضرت سلیمانؑ کی مقبول دعا (ص:35) کے منافی ہونے سے بھی قطع نظر اس وقت صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری بڑے پیر صاحب کی پیدائش سے بھی بہت پہلے یعنی 283ھ میں فوت ہو چکے تھے۔(الاعلام: 210/3) جبکہ بڑے پیر صاحبؒ 471ھ کو پیدا ہوئے۔اب سہل ابن عبداللہ تستری اور بڑے پیر صاحب کا یہ درمیانی دو سو سالہ وقفہ یہ ثابت کرتا ہے کہ سیدنا سہل تستری کی بڑے پیر صاحب سے کسی طرح بھی ملاقات ثابت نہیں مگر یہ تو ان مؤلفین ہی کی کرامت ہے، جنہوں نے سہل تستری کو وفات کے بعد بڑے پیر صاحب کا دیدار نصیب کروا دیا۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑی اونچی شان کے مالک تھے، مگر چند جاہل علماء کے سبب ان کے بعض اقوال اور دعوے قابل مؤاخذہ اور محلِ نظر ہیں، جنہیں ہم اللہ ہی کے سپرد کرتے ہیں جب کہ بعض تو محض جھوٹ کا پلندہ ہیں، جنہیں ان کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے، یہ اس عظیم الشان شخصیت پر الزام تراشی ہے جو موحد شخصیت تاعمر اللہ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر خود عمل کرتے رہیں اور لوگوں کو بھی عمل کی ترغیب اور وعظ ونصیحت کرتے رہیں۔

بڑے پیر صاحب نے فرمایا!

اللہ رب العزت اپنے اولیاء وصوفیاء کو فرماتا ہے کہ مجھے کرامتوں کی ضرورت نہیں بلکہ کرامت تو تمہارے نفس کی طلب ہے۔کرامتوں میں نفس مشغول ہوتا ہے، مزہ لیتا ہے، واہ واہ کرتا ہے۔اللہ کی طلب تو استقامت ہے۔

ال اِستقام※ فوق الکرام※۔

''اِستقامت کا درجہ کرامت سے اونچا ہے''۔

ولایت، کرامت کو نہیں کہتے بلکہ ولایت، استقامت کو کہتے ہیں۔جب کرامت کا بیان ہوتا ہے تو یہ اولیائے کرام کی شان کا ایک گوشہ ہے، جس سے ان کی کسی ایک شان کا اظہار ہوتا ہے۔ان کے اصل مقام کا پتہ استقامت سے چلتا ہے۔کتاب وسنت کی متابعت اور استقامت ہی سے ولایت کا دروازہ کھلتا اور اس میں عروج وکمال نصیب بنتا ہے۔

معجزہ نبی کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے اور کرامت ولی کے۔

جس طرح کوئی ولی، کسی نبی کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا، اسی طرح کسی ولی کی کرامت کسی نبی کے معجزے کے مساوی نہیں ہو سکتی۔(النبوات لابن تیمیہ: ص۔109 تا116)

معجزہ یا کرامت کے ظہور میں انبیاء واولیا کا کوئی اختیار نہیں ہوتا بلکہ ان کا صدور اللہ کے حکم ومرضی پر موقوف ہوتا ہے۔(الاسرائ:90 تا93)

نبی کے معجزے سے اِنکار تو کسی مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں لیکن کسی ولی کی کرامت کو تسلیم بھی کیا جا سکتا ہے اور ردّ بھی (مجموع الفتاویٰ:11/208)

بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نا جانے کتنی کتابوں میں ممبر اور مجالس میں مردوں کو زندہ کرنے کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے،(معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

یہ پیران پیر سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پر بہتان عظیم ہے۔

مُردوں کو زندہ کرنا یہ خدائی صفت ہے، یہ قدرت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ یہ قوت عطا کی تھی، بذات خود اُن کو یہ قدرت حاصل نہیں تھی، اسی طرح کسی ولی یا بزرگ کی دعا سے یا کرامتہ کوئی مردہ زندہ ہو جائے تو یہ بھی ممکن نہیں ہے، ہر شخص کے موت کا وقت متعین ہے۔

اولیاء اللہ کے کرامات برحق ہے لیکن اس سے یہ سمجھنا کہ اُن کے اندر مردہ کو زندہ کرنے کی بھی ذاتی صلاحیت ہے یہ غلط ہے اور ایسا سوچنا اور بولنا حرام اور اس ذات پر الزام ہے، کسی ولی یا پیر کو یہ قدرت نہیں کہ وہ مردہ کو زندہ کر سکے۔اگر کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کے اندر مُردوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت تھی تو ایسا عقیدہ رکھنا غلط ہے، مسلمانوں کو ایسے شرکیہ عقائد سے دور رہنا چاہئے۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرامات مبالغہ آرائی سے بھرپور ہیں اور کچھ تو سرے سے ہی غلط ہیں، جن باتوں کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے، تو وہ فراستِ مومن کے تحت ہیں، یا ایسی کرامات سے تعلق رکھتی ہیں، جن کے بارے میں اہل سنت والجماعت متعین قواعد وضوابط کے تحت انہیں قبول کرتے ہیں، نا ان کرامات کا انکار کیا جائے اور نا ہی اقرار۔

سب سے بڑھ کر ایسے کرامات کی اتباع نا کی جائے، جو نبی کریم ﷺ کے احکامات اور سنتوں کے خلاف ہو۔

بڑے پیر صاحب کی چند نایاب تخلیقات جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طالبین راہ مہر ووفا کے لیے گرانقدر کتابیں تحریر کیں ہیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں!

غنیۃ الطالبین۔
الفتح الربانی والفیض الرحمانی۔
ملفوظات۔
فتوح الغیب۔
جلاء الخاطر۔
ورد الشیخ عبدالقادر الجیلانی۔
بہجۃ الاسرار۔
الحدیقۃ المصطفویہ۔
الرسالۃ الغوثیہ۔
آداب سلوک والتوصل الی منازل سلوک۔
جغرافیۃ الباز الاشہب۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات: 12 فروری 1166ء (10/ ربیع الآخر۔561ھ) کو ہوئی۔

راون کے پتلے کو آگ لگتے ہی کانپور میں جے شری رام کی گونج سنائی دی

ہر دسہرہ میلے میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے جائیں

سنیل باجپائی

کانپور۔ یہاں برائی کے خلاف اچھائی کی جیت کی علامت دسہرہ کا تہوار بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس دوران پریڈ، شاستری نگر، گووند نگر اور قدوائی نگر کے دسہرہ میلے میں کافی بھیڑ تھی۔ لوگ مختلف مقامات پر خریداری کرتے نظر آئے جبکہ ہوٹلوں، ریسٹورنٹس اور کھانے پینے کے سٹالز پر لوگ طرح طرح کی چیزیں چکھتے نظر آئے۔

تقریباً ہر میلے میں رام لیلا کے اسٹیج کو بھی لوگوں نے پسند کیا۔ راون کے قتل کا اسٹیج بھی تقریباً ہر جگہ براہ راست دکھائی دیا۔ جیسے ہی راون کا پتلا نذر آتش کیا گیا۔ پورا پنڈال جئے شری رام کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کچھ جگہوں پر لنکا دہن، کمبھکرن ذبیحہ اور میگھناتھ کے قتل عام کا بھی شاندار انعقاد کیا گیا۔ لوگوں نے اپنے موبائل فون میں راون کا جلتا ہوا پتلا بھی قید کر لیا۔

اس دوران کچھ شرپسند عناصر نے کلیان پور، بدھنو، پریڈ، قدوائی نگر، گھٹم پور، بٹور اور بلہور علاقوں میں منعقدہ میلے میں امن خراب کرنے کی کوشش بھی کی جسے پولیس نے ناکام بنا دیا۔ لڑائی کے بعض واقعات میں کچھ نوجوانوں کو حراست میں بھی لیا گیا۔ سیکورٹی کے لیے پولیس کی بڑی تعداد ہر میلے میں مسلسل متحرک رہی۔

گستاخ رسول کے خلاف 26/ اکتوبر کو فاربس گنج میں امن جلوس نکالا جائے گا:- سیمانچل ادھیکار منچ

یتی نرسمہانند کے قابلِ اعتراض تبصرے سے پورے عالم میں ہندوستان کی شبیہہ خراب ہو رہی ہے:- شاہ جہاں شاد

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) گستاخ رسول ملعون نرسمہانند اور ان کے چیلوں نے پوری زمین پر انسانیت اور امن کا پیغام پھیلانے والے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک متنازعہ بیان دے کر پوری انسانیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ جس کے خلاف دنیا بھر کے علمائے کرام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں کے ذریعہ مذمت کی جا رہی ہے۔ اس میٹنگ کی صدارت سیمانچل ادھیکار منچ کے صدر شاہ جہاں شاد نے کی جبکہ نظامت کے فرائض کو اکرام انصاری اور مولانا عبدالرحمن قاسمی نے مشترکہ طور پر انجام دیا۔ اجلاس میں ارکان نے جاہل نرسمہانند کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے حکومت کی جانب سے اب تک تمام گستاخان رسولؐ کی گرفتاریاں نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اراکین کی رضامندی سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ملعون نرسمہانند کی فوری گرفتاری کے لیے ایف آئی آر درج کرائی جائے گی اور گستاخ رسول کے خلاف 26 اکتوبر سنیچر (ہفتہ) کو ایک پرامن جلوس نکالا جائے گا تاکہ اپنا احتجاج درج کرایا جا سکے اور اسے پھانسی دینے کا مطالبہ کیا جائے۔ اراکین نے کہا کہ ایسے سماج دشمن عناصر جو آزاد گھوم رہے ہیں اور ملک میں بدامنی پھیلا رہے ہیں انہیں کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ اور یہاں تمام مذاہب کا یکساں احترام کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی جاہل آزادی کو داؤ پر لگا کر کسی کے مذہبی جذبات سے نہیں کھیل سکتا۔ مرکزی حکومت، اور ریاستی حکومت اور ملک کی عدلیہ کو ایسے ناخواندہ لوگوں کے خلاف نکیل کسنے کے لئے سخت قوانین بنانے کی ضرورت ہے، تاکہ آئین کے سیکولرازم اور بھائی چارے کی روح کو زندہ رکھا جا سکے۔ ہندوستان میں آئے روز ایسے غیر ذمہ دارانہ بیان دینے کی وجہ سے عالمی سطح پر ہندوستان کی شبیہہ خراب ہو رہی ہے، عدلیہ کو ایسے مسائل پر توجہ دینے کی خصوصی ضرورت ہے۔ تاکہ ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا'' کا جذبہ برقرار رکھا جا سکے۔ اسی میٹنگ میں خصوصی طور پر شاہ جہاں شاد، سکریٹری اکرام انصاری، خزانچی مولانا عبدالرحمن قاسمی، اراکین اشرف علی، راشد جنید، واحد انصاری، شوکت انصاری، عابد انصاری، محمد خطاب انصاری، حافظ عمر فاروق، محمد سیف اللہ صدیقی، محمد نعیم، عبدالرحمن، مولانا شہباز قاسمی، محمد آفتاب، محمد ارشاد صدیقی، عتیق الرحمان، محمد ببلو، محمد عمر فاروق، نظام الدین انصاری، وصیق الرحمن، محمد مہتاب عالم، شاہد منصوری، ابوالیث انصاری، محمد اکمل راجہ، محمد حضرت، شامی احمد، محمد جاوید اختر۔ مظہری، محمد حسیب الرحمان رحمانی، حشمت صدیقی، کپل انصاری، محمد حاتم، محمد فاروق مظہری، مفتی عبدالرشید قاسمی، فیروز نعمانی، آس محمد مظاہری، اورنگزیب، شعیب راجہ، محمد عاطف، سیف علی خان، نسیم گڈو علی، سرپنچ مختار، محمد مدثر اور دیگر لوگ موجود تھے۔

17/ اکتوبر کو مرپا شریف میں لنگر غوث اعظم و مفتی اعظم بہار کانفرنس

* ازقلم * شیر مہاراشٹر مفسر قرآن قاضی مہاراشٹر مصنف تصانیف کثیرہ حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی محمد علاؤالدین قادری رضوی ثنائی صاحب

سیتامڑھی (تنویر شمسی) خلیفہ حضور مفتی اعظم بہار ہر سال کی طرح امسال بھی بڑا ہی تزک و احتشام کے ساتھ 17 اکتوبر 2024 بروز جمعرات کو صبح اٹھ بجے (8 بجے) سے دوپہر دو بجے (2 بجے) تک سرزمین مرپا شریف سیتامڑھی میں عظیم الشان دینی پروگرام بنام *لنگر غوث اعظم و مفتی اعظم بہار کانفرنس*

زیر صدارت

علم و فضل کے ماہ درخشاں، علم شریعت کے نیر تاباں، مجاہد قلم و بیاں، کاشف دقائق شرعیہ مصباح ملت حضرت علامہ *مفتی محمد ثناء اللہ خان ثناء القادری ملقب بہ مفتی اعظم بہار*

سربراہ اعلی *جامعہ امجدیہ ثناء المصطفی* مرپا شریف، سیتامڑھی بہار

انعقاد ہونے جا رہا ہے

اس دینی اجلاس میں خصوصی طور پر تمام حاضرین محفل ختم قادریہ شریف کا وجدانی کیفیت میں ورد کرتے ہیں بعد ختم قادریہ حضور مفتی اعظم بہار علماء شعراء خطباء اور عوام کے ساتھ دعا مانگتے ہیں بعد دعا لنگر غوث اعظم کو تقسیم کیا جاتا ہے یہ پروگرام صاحبزادے حضور مفتی اعظم بہار بابو محب اللہ خان اور بابو ولی اللہ خان کے زیر نگرانی میں ہوتا ہے اور اس کی نظامت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالغفار خان صاحب نوری مدظلہ العالی فرماتے ہیں آپ سب ائمہ مساجد، علماء مدارس طلبا ملت، عوام اہلسنت کی کھانا کے ساتھ دعوت عام ہیں اپ تمام عاشقان غوث اعظم سے گزارش ہے کہ اس دینی اجلاس میں تشریف لاکر غوث اعظم کے فیوض و برکات حاصل کریں بابو محب اللہ خان صاحب بتا رہے تھے کہ اس میں اکثر لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہے اس لئے آپ برادران اسلام ضرور اکر بوسیلہ غوث اعظم خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں ان شا اللہ مرادیں پوری ہوگی

آل انڈیا ملی کونسل بہار نومبر سے مختلف اضلاع میں تعلیمی تحریک چلائے گی

آل انڈیا ملی کونسل بہار کی مجلس عاملہ کی ایک اہم میٹنگ مورخہ 12 اکتوبر کو منعقد ہوئی، جس کی صدارت ملی کونسل بہار کے نائب صدر مولانا ابوالکلام قاسمی شمسی نے فرمائی۔ اس میٹنگ میں سیلاب زدگان کے درمیان ریلیف ورک جاری رکھنے، سیرت سیمینار اور انتخابی اجلاس منعقد کرنے اور مشن تعلیم 2050 کے تحت ریاست گیر سطح پر تعلیمی تحریک چلانے سمیت کئی اہم تجاویز منظور ہوئیں۔ آن لائن گوگل میٹ پر منعقد ہونے والی اس میٹنگ میں صدر مجلس کے علاوہ جن اہم شخصیات نے حصہ لیا ان میں ملی کونسل کے قومی نائب صدر مولانا انیس الرحمن قاسمی صاحب، ملی کونسل بہار کے جنرل سکریٹری مولانا محمد عالم قاسمی، نائب صدر مولانا سید امانت حسین، جوائنٹ جنرل سکریٹری مولانا محمد ابوالکلام شمسی، کارگزار جنرل سکریٹری مولانا مفتی محمد نافع عارفی، سکریٹری مولانا سید محمد عادل فریدی، مولانا فاتح اقبال ندوی مہتمم چشمۂ فیض ململ، قاری نور اللہ صاحب سہرسہ، مولانا زاہد صاحب سوپول، مولانا عتیق الرحمن ندوی صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ سراج العلوم ڈپرکھا، مولانا رضوان اللہ صاحب، جناب پروفیسر سید شمس الحسین صاحب، جناب انعام خان صاحب، مولانا مفتی جمال الدین قاسمی، مولانا نسیم اختر، مولانا رضاء اللہ قاسمی، حافظ ابوالحاسن سوپول محفوظ الرحمن صاحب نے شرکت کی۔ میٹنگ کی نظامت کے فرائض مولانا سید محمد عادل فریدی نے انجام دیا۔ میٹنگ کا آغاز مولانا مفتی جمال الدین قاسمی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ تجویز تعزیت مولانا سید محمد عادل فریدی نے پیش کی جس میں انہوں نے حالیہ دنوں میں انتقال فرما چکے علماء کرام و عمائدین اور ملی کونسل کے متوسلین و منسلکین کا ذکر کیا اور صدر محترم نے ان کے لیے مغفرت و بلندی درجات کی دعاء کرائی۔ جن اہم شخصیات کے لیے تعزیت کی گئی، ان میں معروف عالم دین مولانا تقی الدین فردوسی ندوی، حماس کے رہنما اسماعیل ہانیہ، حزب اللہ کے رہنما حسن نصر اللہ، مسلم پرسنل لا بورڈ کے نائب صدر کاکا سعید عمری، مولانا آصف انظار ندوی نائب صدر ملی کونسل اتر پردیش کے والد جناب عبدالرزاق عرف مدنی بابو، ملی کونسل کے بنیادی رکن جناب سلمان صدیقی، دارالعلوم دیوبند کے رکن شوری مولانا عبدالعلیم فاروقی، مولانا ابرار قاسمی مدھوبنی، مولانا مشیر الحق قاسمی مظفر پور، مولانا نسیم قمر ندوی بنگال، امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی کے والد جناب شمشاد صاحب، امارت شرعیہ کے قاضی شریعت مولانا قاضی انظار عالم قاسمی کے والد جناب نور الہدیٰ صاحب، جامعہ رحمانی مونگیر کے استاذ حدیث مولانا عبدالسبحان رحمانی کی اہلیہ، مولانا نوشاد عالم صاحب امام طیبہ مسجد سمستی پور کے والد جناب توحید صاحب، معروف سرجن جناب ڈاکٹر اعجاز صاحب کی اہلیہ، جناب احمد صاحب تروینی گنج، قاری نور اللہ صاحب سہرسہ کے خسر کے نام شامل ہیں۔ اپنے کلیدی خطاب میں صدر اجلاس نے ملی کونسل کی مجموعی کارکردگی کی ستائش کرتے ہوئے اس کے کاموں کو مزید وسعت دینے اور تمام شعبہ جات کے کاموں میں مضبوطی اور استحکام لانے کی بات کہی، انہوں نے کہا کہ آج اجتماعیت کا مسئلہ بہت اہم ہے، اس لیے ہمیں اپنے ایجنڈے میں آپسی اتحاد و اتفاق پر بھی گفتگو کرنی چاہئے اور دیگر ملی تنظیموں کو ساتھ لے کر قوم و ملت کے اجتماعی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آج حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم قوم و ملت کے وسیع تر مفاد میں اپنے ذاتی اور جزوی اختلافات کو بھلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔

Truecaller نے ہندوستان میں UPI کا استعمال کرتے ہوئے نام کی توثیق کی سروس شروع کی

پٹنہ، اکتوبر، Truecaller-2024 نے ہندوستان میں پریمیم خدمات کے تمام صارفین کے لیے بلیوٹک تصدیق متعارف کرائی ہے۔ نئی تصدیق شدہ بیج سروس صارفین کو حکومت کی حمایت یافتہ یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کے ذریعے اپنی شناخت کی تصدیق کرنے کی اجازت دیتی ہے، اس طرح ان کے حقیقی نام کی تصدیق ہوتی ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں، تصدیق شدہ بیجز ایک ایسی خصوصیت کے طور پر ابھرے ہیں جس کی Truecaller صارفین میں سب سے زیادہ مانگ ہے۔ زیادہ تر صارفین نے اس کے حصول کے طریقہ کار کو مزید شفاف اور قابل رسائی بنانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ لوگوں کی اس زبردست مانگ کو پورا کرنے کے لیے، Truecaller نے تصدیق کے عمل کو دوبارہ ڈیزائن کیا ہے تاکہ انہیں زیادہ درست اور قابل اعتماد حل فراہم کیا جا سکے۔

News18 انڈیا نے بہار ایڈیشن کے لیے ڈائمنڈ اسٹیٹس سمٹ کا اہتمام کیا

پٹنہ اکتوبر 2024 - نیوز 18 انڈیا نے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور مہاراشٹر میں کامیابی سے ڈائمنڈ اسٹیٹس سمٹ کے انعقاد کے بعد اب بہار ایڈیشن کا اہتمام کیا۔ یہ تقریب 4 اکتوبر 2024 کو پٹنہ میں ہوئی، جس میں بہار کے ترقی کے سفر اور مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بہار کے ڈپٹی سی ایم وجے کمار سنہا نے کہا، ''جن لوگوں نے کبھی گاندھی جی کے اصولوں پر عمل نہیں کیا وہ اب ان کے نام پر پارٹیاں بنا رہے ہیں۔ پرشانت کشور یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم بناتے ہیں، لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ یہ بہار ہے، جمہوریت کی جائے پیدائش۔ یہاں صرف ان لوگوں کو موقع ملتا ہے جو عوام کے لیے قربانی دیتے ہیں۔

ٹریکٹر پلٹنے سے نوجوان ہلاک، 6 زخمی

چھپرہ، 13 اکتوبر (نمائندہ) سارن ضلع کے ماکر تھانہ علاقے میں ٹریکٹر پلٹنے سے ایک نوجوان کی موت ہوگئی اور چھ دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے اتوار کو یہاں بتایا کہ ڈیہ گاؤں کے کچھ لوگ درگا کی مورتی کے وسرجن کے لیے ٹریکٹر میں ریوا گھاٹ گنڈک ندی میں گئے تھے، واپسی پر ڈرائیور کی لاپروائی سے ٹریکٹر ٹرالی کے ساتھ پلٹ گیا۔ رنجیت کمار (24) کی موت ہو گئی، جبکہ چھ افراد زخمی ہو گئے، واقعہ کے بعد ڈرائیور گاڑی چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال چھپرہ بھیج دیا۔ تمام زخمیوں کو ابتدائی طبی امدادی مرکز میں طبی امداد دی جا رہی ہے۔ پولیس نے ٹریکٹر کو قبضے میں لے کر تھانے لایا ہے۔ جس کے رجسٹریشن نمبر کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے اور ڈرائیور کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

دہلی مسلم مجلس مشاورت کی مشترکہ میٹنگ

سیاسی و سماجی مسائل پر سنجیدہ غور و فکر، مجلس عاملہ اور ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی نومنتخب مجلس عاملہ اور جنرل باڈی کی پہلی مشترکہ میٹنگ اتوار کو یہاں مشاورت کے مرکزی دفتر میں منعقد ہوئی جس کی صدارت دہلی مشاورت کے صدر ڈاکٹر ادریس قریشی نے کی۔ اپنے خیر مقدمی کلمات میں انہوں نے کہا کہ ہم دہلی کے مسلمانوں کے مسائل کا سامنا پوری مضبوطی سے کریں گے اور اس کے لیے ریاست میں مشاورت کو زیادہ فعال اور منظم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہر کے تمام اضلاع میں مشاورت کے ارکان، مسلم تنظیموں کے نمائندوں اور ائمہ مساجد سے رابطہ کر رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں ہر ضلع میں کم از کم ۵ افراد کو مشاورت سے جوڑنا ہے جبکہ مشاورت کے قومی صدر فیروز احمد ایڈوکیٹ نے اس موقع پر کہا کہ کسی بھی آل انڈیا تنظیم کے لیے اس کی صوبائی یونٹ اس کے دست و بازو کا درجہ رکھتی ہے، اس لیے ہماری پوری توجہ ریاستی مجلس مشاورت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے پر ہے اور اس کے لیے ریاستی یونٹ کو ہم ہر ممکن تعاون دیں گے۔ اس سے قبل میٹنگ میں سیاسی و سماجی مسائل پر قراردادیں پیش کی گئیں جن پر بحث میں شرکائے اجلاس نے کھل کر حصہ لیا، تجاویز پیش کیں اور تمام قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔ مشاورت نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرقہ پرستوں کی گستاخی پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ اس مسئلے پر انجینئر ابوسعید نے قرارداد پیش کی جس میں خاص طور پر ڈاسنا کے دریدہ دہن نام نہاد سوامی یتی نرسنگھانند کی سخت مذمت کی گئی۔ اس بدزبان شخص کے گستاخانہ کلمات کو بدترین اشتعال انگیزی اور ناقابل برداشت حرکت بتاتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ ایسے شخص کو پولیس بلاتاخیر گرفتار کرے اور مقدمہ چلا کر سزا دے۔ اس کو آزاد چھوڑنا خطرناک ہے، وہ بار بار ملک کے کروڑوں باشندوں کی دل آزاری کر رہا ہے اور اس کی حرکتوں سے ملک کا امن و امان خطرے میں ہے۔ مشاورت نے زور دیا ہے کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستی کی توہین کر کے لوگوں کی دل آزاری کرنے والے شخص/ اشخاص کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ قائم کیا جائے اور اگر پولیس ہماری شکایت پر کارروائی نہیں کرتی ہے تو براہ راست عدالت سے رجوع کریں اور پولیس کو مقدمہ درج کرنے پر مجبور کریں جبکہ شمال مشرقی دہلی (2020) کے فرقہ وارانہ تشدد کے شدید اثرات کو محسوس کرتے ہوئے، جس کے نتیجے میں تقریباً 55 معصوم افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے تھے اور بڑے پیمانے پر بے گناہ لوگ بے گھر ہوئے، مشاورت نے اس اجلاس میں ایڈوکیٹ محمد طیب خاں کے ذریعے پیش کردہ قرارداد میں متاثرین کے لیے فوری امداد اور انصاف کا مطالبہ کیا اور کہا کہ انصاف میں تاخیر انصاف کی نفی ہے۔ مشاورت نے قرارداد میں کہا ہے کہ عمر خالد، خالد سیفی، گل افشاں فاطمہ اور ان جیسے دیگر کارکنوں کی مسلسل قید کی تشویشناک صورت حال کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے جنہیں ان کے پرامن سرگرمیوں کے باوجود ناجائز طور پر قید میں رکھا گیا ہے۔ انصاف میں یہ تاخیر متاثرین کے درد میں اضافہ کرتی ہے اور عدالتی عمل کی صحت پر سوالیہ نشان لگاتی ہے۔ آمد و خرچ کا حساب و کتاب اور 25-2024 کا بجٹ جناب ایس ایم یامین قریشی (سی اے) نے پیش کیا۔ دہلی مشاورت نے میٹنگ میں اپنی مجلس عاملہ کے ارکان کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے حاضرین سے ان کا تعارف بھی کرایا۔ مولانا نثار احمد نقشبندی، مسرور الحسن صدیقی ایڈوکیٹ اور انجینئر ابوسعید نائب صدر، ڈاکٹر اقبال احمد جنرل سکریٹری، رئیس احمد ایڈوکیٹ اور سید عشرت علی سکریٹری اور عزیز الرحمٰن راہی، اشرف علی بستوی، اطہر ابراہیم، بدرالاسلام کیرانوی، ڈاکٹر ریحانہ، فیروز احمد صدیقی، کبیر خان ایڈوکیٹ، محمد الیاس سیفی، محمد تقی، محمد رئیس الاعظم فیضی، رئیس اعظم خان، صنوبر قریشی ایڈوکیٹ، تقی حیدر اور ذیشان خالق ارکان عاملہ بنائے گئے ہیں۔ جبکہ جناب اسلم احمد جمال ایڈوکیٹ کو قانونی امور کی کمیٹی کا کنوینر اور معین الدین حبیبی (سابق رجسٹرار جامعہ ملیہ اسلامیہ) کو تعلیمی کمیٹی کا کنوینر نامزد کیا گیا ہے۔ میٹنگ کا افتتاح حافظ عاطف کی تلاوت سے ہوا، نظامت کے فرائض ڈاکٹر اقبال احمد نے انجام دئے، شکریے کی تحریک منصور احمد نے پیش کی۔ میٹنگ کے اختتام سے قبل دہلی مشاورت کے ارکان کو مرکزی مجلس مشاورت کے صدر فیروز احمد ایڈوکیٹ، دہلی مشاورت کے سابق صدر سید منصور آغا اور دیگر معززین کے ہاتھوں سند رکنیت پیش کی گئی۔

دنیا کا سب سے معتبر ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ ہے! جاوید بھارتی

مبارکپور (اعظم گڑھ)۔۔۔۔۔ سرزمین مبارکپور ایک ایسی نگری ہے جو ریشمی نگری بھی کہلاتی ہے اور دیار حضور حافظ ملت بھی کہلاتی ہے یہاں ہر ایک کو آنے کی خواہش ہوتی ہے اور جو آتا ہے وہ اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتا ہے اسی سلسلے میں الجامعۃ الاشرفیہ کے سینئر استاد و ماہنامہ اشرفیہ کے چیف ایڈیٹر علامہ مبارک حسین مصباحی کی خصوصی دعوت پر مشہور قلمکار جاوید اختر بھارتی اور بنکر رہنما عین المظفر انصاری تشریف لائے بعد نمازِ ظہر آستانہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھا اس اشرفیہ کالونی میں ہی واقع علامہ مبارک حسین مصباحی کی رہائش گاہ پر پہنچے حضرت نے پرزور استقبال کیا سلام و مصافحہ اور معانقہ کے ذریعے انتہائی خوشی و محبت کا اظہار کیا ڈھائی گھنٹے کی ملاقات میں بہت سارے موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ مبارک حسین مصباحی و جاوید اختر بھارتی نے کہا کہ

دینی مدارس کا قیام ہمارا دستوری حق ہے ملک کے آئین نے مذاہب کے ترویج و اشاعت کا اختیار دیا ہے اور اظہار خیال کی آزادی بھی دی ہے مگر کسی مذہب کے پیشوا کی توہین کی اجازت نہیں دی ہے اور نہ ہی کسی مذہب کے ماننے والوں کی دلآزاری کی اجازت دی ہے اس لئے ضروری ہے کہ جو بھی کسی مذہب کی یا مذہبی پیشواؤں کی توہین کرے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اسے کیفر و کردار تک پہنچایا جائے اور جہاں تک بات نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کی ہے تو ان کی شان میں گستاخی ناقابل برداشت ہے اور ناموس رسالت کے تحفظ کی ذمہ داری ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے الحمدللہ حضور حافظ ملت نے الجامعۃ الاشرفیہ کی بنیاد رکھ کر سنیت کو فروغ دیا ہے اور اہلسنت والجماعت پر عظیم احسان کیا ہے حافظ ملت کا لگایا ہوا پودہ آج اتنا عظیم الشان بلند ترین درخت کی شکل میں ہے کہ جس کی شاخیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور پوری دنیا مستفیض و مستفید ہو رہی ہے جامعہ اشرفیہ کے فارغین مغرب سے لے کر مشرق تک اور جنوب سے شمال تک درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور مصباحی برادران نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج دنیا کا سب سے معتبر ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ ہے اس ادارے کے اساتذہ کرام قابل قدر و قابل احترام ہیں علمی میدان میں کوہ نور کی طرح ہیں علامہ مبارک حسین مصباحی و جاوید اختر بھارتی نے کہا کہ مدارس اسلامیہ ملک کی تحریک آزادی سے لے کر ملک کی تعمیر و ترقی کا ایک حصہ ہیں جہاں انسانیت کی اور وطن سے محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دی جاتی ہے ایسی صورت میں مدارس اسلامیہ پر انگشت نمائی کرنا یا دہشت گردی کا الزام لگانا ملک کے امن چین کو برباد کرنے کی ایک سازش ہے اور ایسی سازشیں وہی لوگ کرتے ہیں جو فرقہ پرست ہوتے ہیں ملک کا مسلمان کل بھی وفادار تھا اور آج بھی وفادار ہے اور ہمارے مدارس میں ملک سے وفاداری کا سبق پڑھایا جاتا ہے اسی لئے ہم آج بھی ملک کے آئین و عدلیہ پر مکمل اعتماد کرتے ہیں عین المظفر انصاری نے کہا کہ حضور حافظ ملت کا قول ہے کہ زمین کے اوپر کام اور زمین کے نیچے آرام جسے اس کا مطلب سمجھنا ہو وہ الجامعۃ الاشرفیہ و اس کے نظام اور حضور حافظ ملت کا آستانہ دیکھے سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا اس موقع پر علامہ مبارک حسین مصباحی نے ماہنامہ اشرفیہ کا شمارہ جاوید اختر بھارتی کو اعزاز کے طور پر پیش کرتے ہوئے ان کی صحافت کا اعتراف کیا اور حوصلہ افزائی کی اس موقع پر مبارکپور کے مایہ ناز صحافی مولانا رحمت اللہ مصباحی بھی ساتھ ساتھ رہے۔

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت۔ محسن ندوی

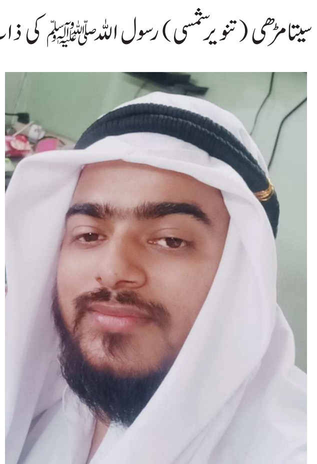

سیتامڑھی (تنویر شمسی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے، اور ان کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے عقیدے پر براہ راست حملہ تصور کی جاتی ہے۔ ایسی ناپاک جسارت سے نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی اور روحانی حیثیت متاثر ہوتی ہے، بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور امن بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اسلامی تاریخ اور تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کسی بھی صورت ناقابلِ برداشت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت کو انتہائی اہمیت دی ہے اور ان کے احترام کو لازم قرار دیا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کی دینی غیرت اور ان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ گستاخی کے مرتکب افراد کے خلاف سخت ترین قانونی اور اخلاقی کارروائی کی جائے۔ گستاخی جیسے عمل سے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ یہ معاشرتی بگاڑ اور نفرت کی آگ کو بھڑکانے کا سبب بھی بنتی ہے۔ ایسی صورتحال میں حکومت اور عدلیہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے فوری اور سخت ایکشن لے، تاکہ یتی نرسمہانند جیسے مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے اور آئندہ کوئی ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کرے۔ اس ضمن میں علماء اور مذہبی قائدین کا کردار بھی اہم ہے جو عوام کو صبر و تحمل اور قانون کے مطابق احتجاج کی تلقین کریں۔ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے، لہٰذا گستاخوں کو قانون کے مطابق سزا دینا ہی درست راستہ ہے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف قائم رہے۔

اجلاس تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

مدھے پورہ:- ۱۳/ اکتوبر ۲۰۲۴ء روز یکشنبہ کو جامعہ فیض زہرہ جھٹکیہ ضلع مدھے پورہ میں ایک عظیم الشان مشاورتی اجلاس بعنوان تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا، جس کی صدارت مفکر ملت حضرت مولانا وقاری محمد رستم علی صاحب رحمانی دامت برکاتہم بانی ومہتمم جامعہ اشرف المدارس صمدہ سہرسہ نے فرمائی، انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے بڑھ کر کسی کی عظمت نہیں ہے، اپ کی ذات والاصفات صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے نمونہ ہے جنہوں نے آپ کی شان میں گستاخانہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو کھلے دل سے پڑھیں تو ان کو پتہ چل جائے گا کہ ایسا پیشوا نہ تو ان سے پہلے اس دھرتی پر آیا اور نہ ہی آئندہ آئے گا ان کی زندگی کھلی کتاب ہے جسے پڑھنے والے ہدایت پا جاتے ہیں۔ مفتی عبد القیوم صاحب قاسمی سرپرست علماء وائمہ اپنے خطاب میں فرمایا کہ لوگو! سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھیں اور عملی زندگی میں داخل کرنے کی بھرپور کوشش کریں، انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کا نمونہ سیرت پاک میں موجود نہ ہو، مولانا محبوب عالم مظاہری سکریٹری علماء وائمہ فاؤنڈیشن پترگھٹ بلاک نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پورے عالم کے نبی ہیں اور سبھوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں، آپ کی آمد، اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے، حضرت مولانا محمد رمضان علی قاسمی نے محبت رسول کی اہمیت اور اس کے تقاضوں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے سامعین سے فرمایا کہ محبت رسول کی شمع کو روشن کرنے کے لیے ضروری ہے کہ خود بھی سنت وشریعت پر عمل پیرا ہوں مولانا شبیر احمد رحمانی سکریٹری رابطہ مدارس اسلامیہ دارالعلوم دیوبند شاخ ضلع مدھے پورہ نے اس اہم ترین مشاورتی اجلاس کے اغراض ومقاصد کو تفصیل سے بیان کیا جس کے بعد شرکاء نے اپنی اپنی مفید آراء سے نوازا، رائے پیش کرنے والوں میں، مولانا محمد مرتضیٰ ندوی، مفتی ممتاز قاسمی اداکشن گنج، مفتی ابوبکر قاسمی سوکھاسن، مولانا ریاض احمد قاسمی، مفتی جاوید اشرف قاسمی، مولانا رضی احمد قاسمی، مولانا وسیم اکرم مظاہری، رضاء الرحمان صدر مدرسہ اسلامیہ مدھے پورہ، محمد شوکت علی صاحب مدھے پورہ، شہنواز عالم عرف صداقت حسین، ابوذر خان، اشتیاق عالم پرمکھ سنگھیشور بلاک،، وغیرہ

نے پوری فکرمندی کے ساتھ اپنی قیمتی آراء پیش کیا چنانچہ باتفاق رائے چند تجویزیں منظور کی گئیں، تجاویز آج کا یہ عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ اجلاس کے شرکاء نے بیک آواز واضح کیا کہ محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، ایمان کی شرط اول ہے، اس کے بغیر ایمان کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا ہے، چنانچہ آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضہ ہے کہ آپ کی ذات وصفات سے محبت کرتے ہوئے آپ کے اخلاق وکردار کو اپناتے ہوئے آپ کے احکامات پر عمل پیرا ہوں، اور آپ کی ذات وصفات کے تعلق سے کسی بھی طرح کے نازیبا کلمات نہ تو اپنی زبان سے ادا کریں اور نہ ہی کسی کو ادا کرنے کی اجازت دیں، چنانچہ ہم تمام شرکاء اس کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اپنی، جان ومال اور اولاد واحفاد سے زیادہ کرتے ہیں اور آپ کی ذات وصفات کی حفاظت ودفاع اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں، ۱۵/ جولائی ۲۰۲۴ء کو مہاراشٹر کے مہاراج رام گری نے ایک عام اجلاس میں جس طرح سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مذہب اسلام پر نازیبا کلمات کہے ہیں، اسی طرح یتی نرسمہانند سرسوتی غازی آباد نے نازیبا کلمات کہے ہیں اس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے فتنہ پرور لوگوں کو فوری طور پر آئین ہند کے مطابق سزا دی جائے تاکہ دستور ھند میں دیئے گئے حقوق کی حفاظت ہوسکے اور مسلمانوں کو انصاف مل سکے، یہ اجلاس حکومت ہند سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ کسی بھی مذہب کے پیشوا کے خلاف نازیبا کلمات کہنے والے کو سخت سزا دی جائے، اس سلسلے میں ضلع مدھے پورہ کے کلکٹر صاحب کے معرفت عالی جناب صدر جمہوریہ ہند، وزیر اعظم ہند، گورنر بہار، وزیر اعلیٰ بہار، اپوزیشن لیڈر لوک سبھا، وود ※ ان سبھا بہار کو میمورنڈم پیش کیا جائے چنانچہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے کنوینز قاری محمد رستم علی صاحب رحمانی، جوائنٹ کنویز مولانا شبیر احمد رحمانی، مولانا مرتضیٰ ندوی اور سرپرست جناب پرویز عالم مکھیا، وجناب اشتیاق عالم پرمکھ بنائے گئے جبکہ کمیٹی کے ارکان میں ابوذر خان، شاہنواز عالم عرف صداقت حسین، مولانا محمد سفیان قاسمی وغیرہ کے نام طے پائے، ۱۹/ اکتوبر ۲۰۲۴ء روز سنیچر کو دس بجے دن میں جھٹکیا مدرسہ فیض زہرہ سے خاموش احتجاجی جلوس نکالا جائے گا جو محترم ڈی ایم صاحب مدھے پورہ کو ان کے آفس میں پہونچ کر دیا جائے گا اجلاس میں حافظ نعیم الدین افضلی، مولانا پرویز عالم مظاہری، مولوی سعد اللہ عطا، قاری افتخار احمد جامعی، قاری فیاض احمد فیضی، محمد شمشاد سمیتی منگروارا پنچایت، شہنواز عالم للکوریہ، محمد رئیس، اعجاز عالم، محبوب عالم، مفتی محمد علی ۔ مفتی معیز الدین، کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، پروگرام کا آغاز مفتی محی الدین قاسمی کی تلاوت قرآن اور حافظ محمد صادق کے نعت پاک سے ہوا، جب کہ پروگرام کی نظامت کے فرائض مفتی محمد زاہد حسین قاسمی نے بحسن وخوبی انجام دیا، پروگرام دو بجے دن میں صدر اجلاس کی رقت آمیز دعا پر اختتام پذیر ہوا، ظہر کی نماز کے بعد مکھیا پرویز عالم نے مہمانان کرام کے لیے پرتکلف ظہرانے کا بھی انتظام کیا تھا، اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو اپنے شایان شان اجر عطا فرمائے یہ اطلاع مدھے پورہ سے ابو محمد حسان قاسمی نے دی

پرکاش ناتھ مظفرپور جلیل حسین ہاؤس نے صنعت رتن ٹاٹا کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا

پرکاش ناتھ مظفرپور جلیل حسین ہاؤس نے صنعت رتن ٹاٹا کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنے والوں میں ان کے خیالات بھی ملک کے تئیں اچھے تھے۔ مورچہ کے کنویز علی عباس عابدی شامل ہیں۔

اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ جلیل حسین ہاؤس میں سماج وادی پارٹی کے سربراہ آنجہانی ملائم سنگھ یادو کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا گیا

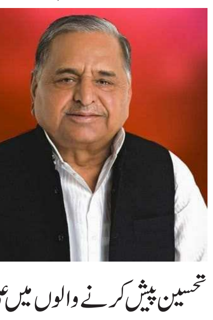

مظفر پور بھارتیہ اکلیت مورچہ کی جانب سے اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ جلیل حسین ہاؤس میں سماج وادی پارٹی کے سربراہ آنجہانی ملائم سنگھ یادو کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا اور اپنے پورے خاندان کو اتر پردیش کے ایک اچھے سیاستدان نے خراج تحسین پیش کرنے والوں میں علی عباس عابدی بھی شامل ہیں۔

بابا صدیقی پر گولی چلنے کی اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے اس کی سخت مذمت کی

مظفر پور بھارتی اکلیات مورچہ کے قومی کنویز علی عباس عابدی نے ایک پریس بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ ممبئی کے باندرہ میں بہار کے گوپال گنج کے رہنے والے مہاراشٹر حکومت کے وزیر بابا صدیقی پر گولی چلنے کی اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ مہاراشٹر میں امن و امان کی صورتحال ختم ہوگئی ہے جب ریاست میں حکمراں جماعت کا ایک سابق وزیر محفوظ نہیں ہے تو عام لوگوں کو ان لوگوں کی حفاظت پر کوئی بھروسہ کیسے

ہوسکتا ہے جنہوں نے بابا صدیقی کا قتل کیا تھا۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات ہونے جا رہے ہیں اس طرح کا واقعہ حکومت کی ناکامیوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے ملک کے صدر بابا صدیقی کے قتل کی سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا جارہا ہے تاکہ اصل ہتھیاروں کا چہرہ سامنے آسکے۔

یتی نرسمہانند کے پیغمبر اسلام، پر قابلِ اعتراض تبصرے کے خلاف، جوکی ہاٹ تھانہ میں ایف آئی آر درج
تحفظ شریعت اینڈ ویلفیئر سوسائٹی جوکی ہاٹ کی ایک وفد نے جوکی ہاٹ تھانہ میں کیا مقدمہ

ارریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) گزشتہ سنیچر کو قومی وملی تنظیم "تحفظ شریعت اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، جوکیہاٹ، ارریہ کی جانب سے غازیہ آباد میں یتی نرسمہانند کے پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قابلِ اعتراض تبصرے کے خلاف ضلع کے جوکی ہاٹ تھانے میں ایک ایف آئی آر درج کرایا گیا، کیوں یتی نرسمہانند نے اپنے بیان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ "تحفظ شریعت اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے ایف آئی آر میں تحریر کیا ہے کہ 2024.09.29 کو ایک سماج دشمن شخص یتی نرسمہانند اور اس کے نامعلوم ساتھیوں نے لوہیا نگر، غازیہ آباد میں ایک پروگرام منعقد کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک ہجوم کو اکٹھا کیا۔ مذکورہ شخص کی طرف سے قابل اعتراض اور تضحیک آمیز، اشتعال انگیز اور نفرت انگیز ریمارکس اور تبصرے کیے گئے جس نے ہندوستان میں بسنے والے دو مذاہب ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کو فروغ دے کر قومی مفاد کے خلاف جرم کیا ہے۔ جس کا ہمیں اور پورے دیش کے مسلمانوں کو بے حد افسوس ہے۔ آگے لکھا گیا ہے کہ

اس سلسلے میں یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ مذکورہ شخص نے 2022 میں پہلے بھی ایک ایسا ہی مجرمانہ حرکت کیا تھا، جس کی وجہ سے یتی نرسمہانند کے خلاف مقدمہ درج کیا

گیا تھا اور اسے 2022.02.17 کو واضح طور پر اس اضافی واقعہ میں ضمانت دی گئی تھی اور عدالت نے ان سے کہا تھا کہ آئندہ کبھی بھی ان کی طرف سے نفرت پھیلانے کی غلطی نہیں دہرائی جائے گی۔ لیکن مذکورہ بالا جرم جو کہ 2024.09.29 کو لوہیا نگر، غازیہ آباد، یوپی میں ہوا، اس سے صاف طور پر یہ واضح ہوجاتا ہے کہ مجرم ہندوستانی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر ملک ہندوستان کے امن وامان ختم کرنا چاہتے ہیں، ہندوستان کی دو پرانی قومیں "ہندو اور مسلمان" کے درمیان نفرت پھیلانے کا کام کررہے ہیں، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں اور ہندوستانی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور ہندوستان کی اندرونی سلامتی کو ریزہ ریزہ کرنے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں اور یہ تمام امور جو متعلقہ سیکشن 79، 196(A) B.N.S 2023 اور 197(C) 197(D)، 299، 302 اور 305 کے تحت آتا ہے، اس لئے مذکورہ دفعات کے مدنظر یتی نرسمہانند اور ان کے حامیوں پر ایف آئی آر درج کر کے سخت ترین کارروائی کی جائے، اس کے لئے ہماری قومی، ملی اور رفاہی تنظیم تحفظ شریعت اینڈ ویلفیئر سوسائٹی جوکی ہاٹ ارریہ آئین ہند کی پاسداری کرنے کی

درخواست کرتی ہے کہ متعلقہ سیکشنز کے تحت شکایت درج کر کے یتی نرسمہانند اور ان کے معاونین کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کریں۔ اس کے لئے ہم درخواست گزار ہمیشہ آپ کے مشکور رہیں گے۔ ایف آئی آر درج کراتے وقت مذکورہ تنظیم کی جانب سے مدعی قاری الیاس سمیت

مولانا فیاض احمد راہی، مولانا سلمان کوثر نعمانی، مولانا عبدالوارث مظاہری خادم تحفظ شریعت، مولانا عبدالحق عظیمی، قاری منظور نعمانی، مولانا سرور قاسمی، مولانا مزمل مظاہری، سمیتی محمد فیروز عالم عبدالقدوس راہی، حافظ عبدالوہاب اور مولانا محمد راشد وغیرہ موجود تھے۔

غم کے آنسو اور صبر کا دامن حاجی نثار احمد، مولانا نوشاد احمد مفتاحی و دیگر لواحقین سے اظہارِ تعزیت
اسعد اللہ قاسمی مظاہری شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ ام الہدیٰ پرسونی مدھوبنی بہار

میرے مخلص وکرم فرما جناب حاجی نثار احمد صاحب چیرمین الہدیٰ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ پرسونی مدھوبنی بہار ونگرانِ اعلیٰ جامعہ ام الہدیٰ پرسونی مدھوبنی بہار کی اہلیہ محترمہ اور برادرِ گرامی قدر جناب مولانا نوشاد احمد صاحب ثاری مفتاحی بانی وناظم جامعہ ہٰذا کی والدہ ماجدہ کی وفاتِ حسرت آیات کا جو عظیم روح فرسا حادثہ پیش آیا، اس سے جہاں ہم اساتذۂ جامعہ سخت صدمے میں ہیں، وہیں عزیز طالبات بھی شدید غم واندوہ میں ہیں، بلکہ اس حادثے کی خبرِ دہشت اثر سے پورے جامعہ کی فضا سوگوار ہوگئی ہے، اس جان گسل سانحے پر میں اپنی طرف سے اور اپنے تمام اساتذہ کی طرف سے آپ تمام شکستہ دل اور آزردہ خاطر اہلِ خانہ کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتا ہوں۔ اور دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی وسیع تر رحمت کے سائے میں جگہ دے، اپنی رضائے کامل سے مالا مال کرے، اور آپ تمام اہلِ خانہ کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین۔ حقیقت یہ ہے کہ مرحومہ ایک خوش گفتار وخوش کردار نیک مزاج خاتون تھیں، خواتین میں دینی شعور پیدا کرنے کے تعلق سے کوشاں اور فکرمند رہتی تھیں، جماعتِ تبلیغ اور جامعہ ام الہدیٰ پرسونی کی تمام دینی وملی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں، اس حوالے سے ان کی تمام تر کاوشیں یقیناً قابلِ رشک اور لائق آفریں ہیں، جو ان کے لیے ذخیرۂ آخرت ہیں۔ اللہ جل شانہ ان کے تمام حسنات کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین یہ صحیح ہے کہ یہ حادثہ ایک زبردست حادثہ ہے، مصیبت کی شدت اور تکلیف کی دہشت ناکی سے انکار نہیں کیا جاسکتا، لیکن خدائی فیصلے ناقابلِ تنسیخ ہوتے ہیں۔ {یونس:64} خدائے لم یزل ولایزال کے علاوہ یہ دنیا اور دنیا کی ہر شے فانی ہے، {القصص:88} یہاں حیاتِ سرمدی کسی کے نصیب میں نہیں ہے، موت کا کڑوا گھونٹ ہر کسی کو پینا ہی پڑتا ہے۔ {النساء:185} مرحومہ بھی اسی قانونِ قدرت کے تحت اپنے ہنستے کھیلتے خانوادے کو روتا بلکتا چھوڑ کر راہیِ مُلک عدم ہوئی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ حادثہ آپ اہلِ خانہ کے لیے ایک ناگہانی حادثہ ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ناگہانی حادثہ ہم انسانوں کے لحاظ سے ہے، علمِ الٰہی کے لحاظ سے ناگہانی نہیں ہے، کیوں کہ علمِ الٰہی میں ہر کسی کی موت کا وقت مقرر ہے، عمر کا کارواں سدا یونہی رواں دواں نہیں رہتا، بلکہ اسے ایک منزل پر پراؤ ڈالنا پڑتا ہے، جب موت کا مقررہ وقت آجاتا ہے، تو اس میں کسی تاخیر کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ {یونس:49} اسی اصولِ قدرت کے تحت مرحومہ اپنے وقتِ موعود پر اس دارِ فناء سے دارِ بقاء کی طرف کوچ کی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اپنے کسی عزیز وقریب کی وفات سے شدید صدمہ پہنچتا ہے، آنکھیں اشک ریز ہوجاتی ہیں، ہوش وحواس اُڑ جاتے ہیں، خرمنِ عقل پر بجلی گر پڑتی ہے، تکلیف کی شدت سے دل چھلنی چھلنی اور سینہ چاک چاک ہوجاتا ہے، باطن میں ایک شعلہ زن آگ بھڑکتی ہے، اور جگر اس میں قطرہ قطرہ پگھلتا جاتا ہے، شریعت میں ان فطری امور کا خیال رکھا گیا ہے، اور کسی کی موت پر غمگین ہونے، آنسو بہانے، اور ابتدائی ※ صدمے میں ہلکی آواز سے رونے کی بھی اجازت دی گئی ہے، {بخار ※:1303} اس سے رنج وغم ہلکا ہوتا ہے، بے قرار دل کو قرار آتا ہے، لیکن نوحہ وماتم کرنے اور زبان پر حرفِ شکایت لانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے {بخاری:1294} بلکہ صبر کی تلقین کی گئی ہے، اس لیے خداوندی فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیجیے، ہمت بلند کیجیے، صبر سے کام لیجیے، صبر وہمت اور رضا بالقضاء کے علاوہ آپ کے زخموں کا کوئی مرہم نہیں ہے، اس حادثۂ جان کاہ کو فراموش کرنے کی کوشش کیجیے، کیوں کہ تکلیف دہ سانحے کو یاد کرنے سے زخم ہرے ہوتے ہیں، ہمت ٹوٹنے لگتی ہے، حوصلے جواب دینے لگتے ہیں۔ شاید اس طرح کرنے سے آپ کے اضطراب میں کمی ہوجائے اور غم کی سوزش صبر کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہو۔ درد والم کی اس گھڑی میں ہم، ہماری دعائیں اور ہماری نیک خواہشات آپ اہلِ خانہ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے، اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کی قبر کو باغِ جنت بنادے، بہشتِ بریں مقدر فرمائے اور مجروح دل لواحقین کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل سے نوازے۔ آمین ابرِ رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

24 گھنٹے کے اندر، سمستی پور کے سپرنٹنڈنٹ آف پولس کے ذریعہ تشکیل دی گئی ایس آئی ٹی نے فوری کارروائی کرتے ہوئے قتل کیس کو کامیابی سے حل کیا اور مجرم کو گرفتار کرلیا

محمد زبیر

24 گھنٹے کے اندر، سمستی پور کے سپرنٹنڈنٹ آف پولس کے ذریعہ تشکیل دی گئی ایس آئی ٹی نے فوری کارروائی کرتے ہوئے قتل کیس کو کامیابی سے حل کیا اور مجرم کو گرفتار کرلیا۔

واقعہ کی تفصیلات: 2024.10.11 کو صبح تقریباً 15.07 بجے موتی پور بازار جاتے ہوئے مسری گھراری پولیس اسٹیشن کے تحت گاؤں فتح پور کے نزدیک سڑک پر اروند کمار چودھری، ولد مرحوم شوبھا کانت چودھری، گاؤں جیتوار پور کنٹیر اتھانہ- سرائیرنجن ضلع- سمستی پور میں ایک موٹر سائیکل پر سوار دو مجرموں نے حملہ کر کے اسے گولی مار کر زخمی کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس تھانہ صدر مسری گھراری گاؤں والوں کی مدد سے فوراً موقع پر پہنچے اور زخمیوں کو علاج کے لیے صدر اسپتال سمستی پور پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے زخمی اروند کمار چودھری کو مردہ قرار دے دیا۔ فوری طور پر موبائل فرانزک سائنس لیبارٹری کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر خون جمع کیا۔ چھان بین کے دوران سی سی ٹی وی فوٹیج اور لوگوں کی معلومات سے پتہ چلا کہ مجرم گاؤں سے متوفی کا پیچھا کر رہے تھے اور واردات کو انجام دینے کے بعد موتی پور بازار کی طرف بھاگے۔ مذکورہ واقعہ کے سلسلے میں، متوفی کی بیوی سونی دیوی کے ٹائپ کردہ درخواست فارم کی بنیاد پر، مسری گھراری پولیس اسٹیشن مقدمہ نمبر- 182/ 2024 مورخہ- 2024.10.12 دفعہ-103(1)/62(2)/3(8) رجسٹرڈ ہے۔ واقعہ کے فوراً بعد سمستی پور کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی طرف سے تشکیل دی گئی ایس آئی ٹی ٹیم کے ارکان تکنیکی/انسانی ذہانت کی بنیاد پر، مجرم سندیپ کمار، عمر تقریباً 20 سال، والد روبندر کمار گاؤں- جیتوار پور کنہیر اتھانہ، سرائیرنجن ضلع- سمستی پور کو گرفتار کیا گیا، جو اپنے ساتھی جتیندر کمار عرف چھوٹو، والد- امیش پرساد ساکن، سومنا ہا تھانہ- چکمہسی ضلع- سمستی پور کے ساتھ موقع پر موجود تھا۔ تفتیش کے دوران بتایا گیا کہ متوفی کے بیٹے ستیم کمار کے ساتھ رقم کی منتقلی کو لے کر جھگڑا ہوا تھا۔ جب متوفی کو اس جھگڑے کا علم ہوا تو گرفتار ملزم سندیپ کمار سے پوچھ گچھ کی گئی اور متوفی کی سرزنش کی اور اسے بتایا گیا کہ تم نے میرے بیٹے سائیک کمار کو خراب کیا ہے اور تم نے رقم بھی لے لی ہے۔ آپ کے خلاف مقدمہ درج کروائیں گے۔ اس کے جواب میں گرفتار ملزم سندیپ دوست جتیندر کمار عرف چھوٹو کے ساتھ مل کر اس واردات کو انجام دیا ہے اور اپنا جرم بھی قبول کرلیا ہے۔ ان حقائق کے حوالے سے شواہد/تکنیکی شواہد بھی مرتب کیے گئے ہیں جن کا اعتراف اس نے اپنے اعترافی بیان میں کیا ہے۔

امیت شاہ ہریانہ کے نئے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لیے مبصر بنے

نئی دہلی، 13 اکتوبر (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ہریانہ میں قانون ساز پارٹی کے لیڈر کے انتخاب کے لیے مرکزی مبصر مقرر کیا ہے۔ پارٹی کے پارلیمانی بورڈ نے مسٹر شاہ اور مدھیہ پردیش کے وزیر اعلی موہن یادو کو ہریانہ میں مقننہ پارٹی لیڈر کے انتخاب کے لیے مرکزی مبصر مقرر کیا ہے، پارٹی جنرل سکریٹری اورن سنگھ نے اتوار کو یہاں ایک ریلیز میں اطلاع دی۔ اسی طرح پارٹی کے پارلیمانی بورڈ نے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی اور بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ترون چگ کو جموں وکشمیر قانون ساز پارٹی کے لیڈر کے انتخاب کے لیے مرکزی مبصر مقرر کیا ہے۔ مسٹر شاہ کی بطور مرکزی مبصر تقرری کو سیاسی حلقوں میں حیرت کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ حالیہ برسوں میں یہ پہلا موقع ہے جب مسٹر شاہ کو ریاستی اسمبلی کے انتخابات کے بعد بی جے پی لیجسلیچر پارٹی کا لیڈر منتخب کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ ہریانہ میں نئی حکومت میں نئے اور غیر متوقع چہروں کو جگہ ملنے کا امکان ہے۔

کولکتہ میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے جونیئر ڈاکٹر کی طبیعت خراب، اسپتال میں داخل

کولکتہ، 13 اکتوبر (یواین آئی) مغربی بنگال کے کولکاتہ میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے ڈاکٹر انستوپ مکھرجی کو پیٹ میں درد کی شکایت کے بعد شہر کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ یہاں پر بیٹھے جونیئر ڈاکٹروں کا احتجاج اتوار کو 10 ویں دن میں داخل ہوگیا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ مکھرجی کو ہفتے کی رات دیر گئے کولکتہ میڈیکل کالج اور اسپتال کے کریٹیکل کیئر یونٹ (سی سی یو) میں داخل کرایا گیا۔ وہ پچھلے 48 گھنٹوں میں اسپتال میں داخل ہونے والے تیسرے جونیئر ڈاکٹر ہیں۔

مکھرجی سے پہلے ڈاکٹر انیکیت مہتو اور ڈاکٹر آلوک ورما کو بالترتیب آر جی کار اسپتال اور نارتھ بنگال میڈیکل اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر مغربی بنگال جونیئر ڈاکٹرس فرنٹ کے بینر تلے 31 سالہ خاتون پوسٹ گریجویٹ ٹرینی ڈاکٹر کے ساتھ اس کے کام کی جگہ آر جی کار اسپتال میں مبینہ عصمت دری اور قتل کے بعد احتجاجی مظاہرہ کررہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے خاتون ڈاکٹر کی موت کے ذمہ داروں کو عبرتناک سزا دینے اور سرکاری اسپتالوں میں مبینہ بدعنوانی میں ملوث افراد کی گرفتاری سمیت 10 نکاتی مطالبات پر مشتمل میمورنڈم جمع کرایا۔ انہوں نے ریاست کے ہیلتھ سکریٹری نارائن سوروپ نگم کو ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ جواہر لعل نہرو میموریل اسپتال، کلیانی کے تقریباً 77 ڈاکٹروں نے اتوار کو دھمکی دی کہ اگر جونیئر ڈاکٹروں کے مطالبات پورے نہیں کیے گئے تو وہ اجتماعی استعفیٰ دے دیں گے۔ آٹھ سرکاری اسپتالوں سے منسلک سینکڑوں سینئر ڈاکٹروں، اساتذہ اور پروفیسرز نے جونیئرز کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے پہلے ہی بڑے پیمانے پر استعفیٰ کے خطوط پر دستخط کردیے ہیں اور گروپوں میں وہ ایسپلانیڈ میں مظاہرین کے ساتھ علامتی بھوک ہڑتال میں بھی شامل ہوئے ہیں۔ مغربی بنگال حکومت نے ہفتے کے روز واضح کیا کہ مختلف سرکاری میڈیکل کالجوں اور اسپتالوں میں سینئر ڈاکٹروں کے اجتماعی استعفیٰ ※ کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے چیف ایڈوائزر الپن بندیوپادھیائے نے ریاستی سکریٹریٹ نبنا میں میڈیا کو بتایا، "ان اجتماعی استعفوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ استعفیٰ مخصوص سروس رولز کے تناظر میں آجر اور ملازم کے درمیان بحث کا معاملہ ہے۔ اگر کوئی شخص سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دینا چاہتا ہے، دیے گئے سروس رولز کے مطابق اس شخص کو آجر کو لکھنا ہوگا۔ ایسے عام خط کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔

چمنستان سرسید کا حصہ بننا قابل فخر ہے: اشتیاق احمد ظلی علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں داخلہ پانے والے اصلاحی طلبہ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد

علی گڑھ۔ (سالم فاروق ندوی) امسال مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ کے گیارہ طلبہ کو علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے مختلف کورسز میں داخلہ ملا ہے۔ انجمن طلبہ قدیم مدرسۃ الاصلاح (شاخ علی گڑھ) نے ان طلبہ کے اعزاز میں ادارہ علوم القرآن کے کانفرنس ہال میں ڈاکٹر ذکی کرمانی کی صدارت میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ابوسفیان اصلاحی نے "تحریک علی گڑھ اور روایات علی گڑھ" کے عنوان سے طلبہ کے سامنے ایک وقیع خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے تحریک علی گڑھ کا آغاز، اس کے کارنامے اور اس کی عصری معنویت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مختار مسعود، رشید احمد صدیقی، ذاکر علی خاں، ظل احمد نظامی، اقبال شفیع، نواب سعید چھتاری اور ریاض الرحمن شیروانی وغیرہ کی کتابوں اور تحریروں کے حوالہ سے روایات سے گڑھ سے طلبہ کو روشناس کرایا۔ سرسید کے ملی شعور، دینی حمیت، قومی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ سرسید علمی سیرت نگاری کے مؤسس ہیں۔ انہوں نے قلم کا جواب قلم سے دینے کی روایت قائم کی۔ سرسید سحرخیزی کی عادی تھے اس کی شہادت علامہ شبلی نے بھی دی ہے۔ سرسید کے نقوش واثرات بعد کے لوگوں پر بہت گہرے ہیں۔ پروفیسر اصلاحی نے اپنی گفتگو میں واضح کیا کہ "حیات جاوید" صرف مدلل مداحی نہیں ہے بلکہ اس میں سرسید پر تنقید بھی ہے، ان کے مذہبی افکار سے حالی نے اختلاف کیا ہے، معجزات کے سلسلہ میں ان کی آراء کا رد بھی کیا ہے۔ پروفیسر اصلاحی نے کامیاب ہونے والے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے انہیں علی گڑھ کی تہذیب وروایات سے ہم آہنگ ہونے کی تاکید کی۔ اس موقع پر پروفیسر اشتیاق احمد ظلی بھی اپنی پیرانہ سالی کے باوجود طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے موجود رہے۔ انہوں نے مختصر خطاب میں 1857ء کے بعد مسلمانوں کی بے کسی کا نقشہ کھینچتے ہوئے سرسید کی عصری معنویت کو آشکار کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر شبلی علی گڑھ نہ آتے اور سرسید کے کتب خانہ سے استفادہ کا موقع انہیں حاصل نہ ہوتا تو شاید علمی

دنیا میں ان کا وہ مقام نہ ہوتا جو آج ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ علامہ فراہی نے بھی مطالعہ قرآن اور اس میں تدبر وتفکر کا آغاز علی گڑھ کے دوران قیام ہی شروع کیا تھا۔ پروفیسر ظلی نے طلبہ کو چمنستان سرسید کا حصہ بننے پر مبارکباد پیش کی اور اس موقع سے خوب خوب فائدہ اٹھانے کی تاکید کی۔ ادارہ علوم القرآن کے سکریٹری پروفیسر عبدالعظیم اصلاحی نے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو مستحکم کرنے اور انہیں مزید جلا بخشنے کی تاکید کی۔ ڈائریکٹر ایوریز اکیڈمی ڈاکٹر محمد ذکی کرمانی نے اپنی صدارتی گفتگو میں سرسید اور سید ابوالاعلیٰ مودودی کو انیسویں اور بیسویں صدی کا مایہ ناز فرزند قرار دیا۔ انہوں نے دونوں کی تحریک کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ان کی جزوی ناکامی کی وجوہات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے فہم قرآن کی تحریک برپا کی اور قرآن کریم کو عام مسلمانوں کی زندگی سے قریب کردیا۔ بی اے سال سوم علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے طالب علم جناب عزیز الرحمن اصلاحی نے استقبالیہ کلمات پیش کیا۔ جب کہ شعبہ تاریخ کے طالب علم احمد فراز اصلاحی نے نظامت کے فرائض کو بحسن وخوبی انجام دیا۔ اس مناسبت سے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے مختلف کورسز میں داخلہ پانے والے تمام اصلاحی طلبہ کو انجمن طلبہ قدیم مدرسۃ الاصلاح (شاخ علی گڑھ) کی جانب سے یادگاری نشان بھی پیش کیا گیا۔ اسی طرح شعبہ اردو کے ریسرچ اسکالر جناب وسیم احمد اصلاحی کو جے آر ایف کوالی فائی کرنے پر پروفیسر اشتیاق احمد ظلی کے دست مبارک سے یادگاری نشان پیش کیا گیا۔ بی اے سال دوم کے طالب علم جناب بلال احمد اصلاحی نے کلمات تشکر پیش کیا اور ظلی صاحب کی دعا پر اس استقبالیہ پروگرام کا بحسن وخوبی اختتام ہوا۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر، قمرالعابدین نے کوالیٹی آفیسٹ پرنٹرس محمد پور شاہ گنج پٹنہ۔ 6 سے چھپوا کر یونک کمپیوٹر، اپوزٹ کٹرہ مڈل اسکول، پوسٹ مہندرو سلطان گنج، پٹنہ۔ 6 سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Quality Offset Printers,Mohammadpur,Shahganj,Patna-6 & Published From Unique Computer,Opp:Katra Middle School,P.O.Mahendru,Sultanganj,Patna-6(Bihar)Mob: 9334346898

امت ایک دوراہے پر: رفتار بدلیں، لمحے کو اپنائیں اور خاموشی توڑیں

تحریر: ریاض عالم کمیونٹی لیڈر، معروف سماجی کارکن اور سینئر کارپوریٹ پروفیشنل 9934049786

کچھ لوگ تمہیں سمجھائیں گے وہ تم کو خوف دلائیں گے جو ہے، وہ بھی کھو سکتا ہے اس راہ میں رہزن ہیں اتنے کچھ اور یہاں ہوسکتا ہے ارے، کچھ اور تو اکثر ہوتا ہے پر تم جس لمحے میں زندہ ہو، وہ لمحہ تم سے زندہ ہے یہ وقت نہیں پھر آئے گا تم اپنی کرنی کرگزرو جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ پٹنہ، 13 اکتوبر اب وقت آگیا ہے کہ ہم رکیں، غور کریں اور فیصلہ کن تبدیلی لائیں۔ اکثر خوف اور تذبذب ہمیں پیچھے روکتے ہیں۔ یہ اندیشہ کہ ہم کچھ کھو دیں گے یا سفر میں خطرات کا سامنا ہوگا، ہمیں جرأت مندانہ اقدام سے روکتے ہیں۔ راستہ مشکلات سے بھرا ہوا ہے، اور معاملات ہمیشہ ہماری توقعات کے مطابق نہیں ہوتے، مگر یہی غیر یقینی زندگی کو بامعنی اور طاقتور بناتی ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ جس لمحے میں ہم زندہ ہیں، وہ صرف ہماری موجودگی کی وجہ سے زندہ ہے۔ جو فیصلے ہم آج کریں گے، جو باتیں ہم کہیں گے، اور جو اقدامات ہم اٹھائیں گے، وہ ہماری حقیقت کو بنائیں گے۔ اگر ہم تاخیر کریں گے تو یہ وقت گزر جائے گا اور کبھی واپس نہیں آئے گا۔ ہمارے سامنے موجود موقع مقدس ہے اور فوری اقدام کا تقاضا کرتا ہے۔ ہمیں کسی کامل مستقبل کا انتظار نہیں کرنا چاہیے؛ یہی وہ لمحہ ہے جب ہمیں عمل کرنا ہے۔ علاوہ ازیں، ظلم کے سامنے خاموشی وہ بوجھ ہے جو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ ایک عظیم قول یاد دلاتا ہے: "ظلم اتنا خطرناک نہیں جتنا ہماری خاموشی ہے۔ اگر ہم آج بولنا نہ سیکھیں تو آئندہ نسلیں گونگی ہو جائیں گی۔" غیر فعال تماشائی بننے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ہمیں سچائی کے لیے آواز اٹھانا اور انصاف کے لیے کام کرنا ہوگا نہ صرف اپنے لیے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی۔ اب ہمیں جرأت مندی کے ساتھ عمل کرنا ہوگا اور بہادری سے بات کرنی ہوگی۔ ہمیں متحد ہو کر اپنی آوازیں بلند کرنی ہوں گی، کیونکہ خاموشی صرف ظلم کو پنپنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ فاشزم کے خلاف فوری جدوجہد: قرآن کی تعلیمات اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے راستہ معاشرت میں بڑھتی ہوئی فاشسٹ قوتیں جو تقسیم اور آزادی کو محدود کرنا چاہتی ہیں، حالیہ واقعات نے ہماری جدوجہد کی اہمیت کو اور زیادہ واضح کر دیا ہے۔ ممبئی میں مسلم رہنما بابا صدیقی کا قتل اسی سلسلے کا تازہ ترین واقعہ ہے، جو مسلم آوازوں کے خلاف تشدد کے ایک خطرناک رجحان کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، ہماری مساجد اور مذہبی مقامات کی بے حرمتی نفرت اور خوف پھیلانے کی ایک بڑھتی ہوئی کوشش ہے۔ ہمارا ردعمل ان مظالم کے خلاف قرآن کی تعلیمات میں مضمر ہے، جو ہمیں انصاف، ہمدردی اور استقامت کی راہ دکھاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، ہمیں قانونی اصولوں کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حقوق کا دفاع کرنا ہوگا۔ یہاں کچھ اہم اقدامات ہیں جو ہمیں اٹھانے چاہییں: 1. کمیونٹی میں اتحاد کو مضبوط کریں: فرقہ وارانہ تقسیم کی حکمت عملی وہاں کامیاب ہوتی ہے جہاں اتحاد کمزور ہو۔ ہمیں امت کے اندر اختلافات کو ختم کرنا ہوگا اور دوسری محروم طبقات کے ساتھ اتحاد قائم کرنا ہوگا۔ 2. تعلیم اور بیداری پیدا کریں: بیداری مزاحمت کی پہلی منزل ہے۔ پرامن مکالمہ، عوامی مہمات اور شعور بیدار کرنے کے پروگراموں کے ذریعے فاشسٹ بیانیے کو بے نقاب کریں اور اس کا مقابلہ کریں۔ 3. قانونی ذرائع کا استعمال: قانونی نظام کے ذریعے ناانصافی کو چیلنج کریں۔ عوامی مفاد کے مقدمات میں حصہ لیں، شکایات درج کریں، اور آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے کام کریں۔ 4. غیر متشدد احتجاج اور سماجی شمولیت: پرامن مظاہروں، ہڑتالوں اور عوامی فورمز میں شرکت کریں۔ عدم تشدد ایک طاقتور اور جائز ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم ظلم کے خلاف لڑ سکتے ہیں۔ 5. کمزوروں کی حمایت کریں: ان افراد کی حفاظت کے لیے سرگرم رہیں جو سب سے زیادہ خطرے میں ہیں چاہے وہ اقلیتیں ہوں، خواتین ہوں، یا غریب افراد۔ ہماری طاقت اجتماعی ہمدردی اور عمل میں ہے۔ 6. دعا اور صبر: عمل کے ساتھ ساتھ، ہمیں اللہ (SWT) سے طاقت، رہنمائی اور کامیابی کی دعا بھی کرنی ہوگی۔ صبر کا مطلب بے عملی نہیں، بلکہ چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے صحیح راستے پر قائم رہنا ہے۔ عمل کی اپیلیہ حملے محض حادثاتی واقعات نہیں ہیں بلکہ ہماری آوازوں کو دبانے اور ہمیں خوفزدہ کرنے کی ایک بڑی سازش کا حصہ ہیں۔ مگر ہمیں خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ مستقبل وہی بناتے ہیں جو آج یقین اور ہمت کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ راستہ آسان نہیں ہوگا، لیکن ہمت، دانشمندی اور اتحاد کے ساتھ ہم ہر چیلنج پر قابو پائیں گے۔ اب وقت ہے کہ ہم رفتار بدلیں، لمحے کو اپنائیں، اور بہادری سے بولیں۔ ہمیں اپنی اور آنے والی نسلوں کی خاطر ابھی عمل کرنا ہوگا، اور ہمارا عمل ایمان اور عزم سے بھرپور ہونا چاہیے۔ اللہ (SWT) ہمیں اس سفر میں رہنمائی عطا فرمائے، ہمارے عمل میں حکمت دے، اور ہمارے دلوں کو خوف سے مضبوط کرے۔ ہم مل کر اپنے حال کو بدل سکتے ہیں اور ایک ایسا مستقبل تعمیر کر سکتے ہیں جو انصاف اور امن پر مبنی ہو۔ ریاض عالم کمیونٹی لیڈر، معروف سماجی کارکن اور سینئر کارپوریٹ پروفیشنل رابطہ: 9934049786

ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی ڈی جی نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا نے پرامن اور منصفانہ ہریانہ اسمبلی انتخابات کی ستائش کی، ہریانہ میں پرامن انتخابات کے لیے وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور ہریانہ کے گورنر کا بے حد شکریہ۔ تمام سیاسی جماعتوں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں، اور ریاست میں اتحاد اور ترقی کا مطالبہ کرتا ہوں

نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا (NHRSJC) کے ڈائرکٹر جنرل ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی اور راشٹریہ سماج سدھر سنگٹھن (RSSS) کے قومی سربراہ نے ہریانہ اسمبلی انتخابات کے پرامن اور منصفانہ انعقاد کی دلی ستائش کی ہے۔ اپنے بیان میں ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے معزز وزیر اعظم جناب نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ اور ہریانہ کے گورنر بنڈارو دتاتریہ کا ایک ہموار اور منظم انتخابی عمل کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے الیکشن کمیشن اور ہریانہ کے لوگوں کی فعال شرکت کے لیے ان کی کوششوں کا اعتراف کیا، جس کے نتیجے میں ایک ہموار جمہوری مشق ہوئی۔ ایڈوکیٹ پٹنوی نے زور دے کر کہا کہ انتخابات کی پرامن نوعیت حکومت کی طرف سے فراہم کردہ موثر انتظامیہ اور سیکورٹی کا ثبوت ہے۔ ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے بھی تمام سیاسی جماعتوں کو ان کی قابل ستائش کارکردگی اور جیتنے والے امیدواروں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ کے سیاسی اور ترقیاتی مستقبل کی تشکیل میں ہر پارٹی کی اجتماعی شرکت بہت ضروری ہے۔ ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے ریاست کی بہتری کے لیے مل کر کام کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تمام سیاسی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان اتحاد اور تعاون پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے ہیں، یہ ضروری ہے کہ ہریانہ میں امن، بحالی اور ترقی پر توجہ مرکوز کی جائے، جس سے سب کے لیے خوشحالی اور ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ بیان ریاست کے روشن مستقبل کی امید کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جس میں ترقی اور ہم آہنگی کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

بابا صدیقی نے بہار میں 40 تعلیمی مراکز کھولے تھے

پٹنہ، 13 اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر کے سابق وزیر اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے اجیت دھڑے کے لیڈر بابا صدیقی کا بہار سے گہرا تعلق ہے اور انہوں نے تعلیم سے محروم لوگوں کے لیے 40 مفت مراکز کھولے تھے۔ بابا صدیقی کو ہفتے کی شام بدمعاشوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ بابا صدیقی کا بہار سے گہرا تعلق ہے۔ ان کا آبائی گھر گوپال گنج میں ہے۔ ان کا خاندان گوپال گنج ضلع کے مانجھا بلاک کے شیخ ٹولی گاؤں میں رہتا تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے ابتدائی پانچ سال گوپال گنج کے شیخ ٹولی گاؤں میں گزارے۔ بابا صدیقی اپنی جوانی میں اپنے والد عبدالرحیم صدیقی کے ساتھ گھڑیوں کی مرمت کا کام کرتے تھے۔ تقریباً پانچ دہائیاں قبل جب ان کے والد نے ممبئی شفٹ ہونے کا فیصلہ کیا تو بابا صدیقی بھی فیملی کے ساتھ ممبئی آگئے۔ بہار کے رہنے والے بابا صدیقی نے ممبئی کو اپنا کام کا علاقہ بنایا اور مہاراشٹر کی سیاست میں ان کا بڑا سیاسی قد ہے، وہ ایک بہاری ہونے کی وجہ سے ممبئی کی سیاست میں بڑا نام بنا چکے ہیں۔ بابا صدیقی 1999، 2004 اور 2009 میں مسلسل تین بار ایم ایل اے رہے اور 2004-08 تک خوراک اور سول سپلائیز، لیبر اور ایف ڈی اے کے وزیر مملکت کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ بابا صدیقی نے بہت پہلے کہا تھا کہ وہ اپنے گاؤں کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے والد کے نام پر عبدالرحیم صدیقی میموریل ٹرسٹ شروع کیا تھا، بابا صدیقی نے کہا تھا کہ وہ تعلیمی میدان میں کام کرنے آئے ہیں۔ ہونہار طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے لیے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس میں ذات پات اور مذہب آڑے نہیں آئیں گے۔ پھر بھی وہ اپنا گھر نہیں بھول سکے۔ ان کی طرح وہ بھی اپنے گاؤں سے یکساں محبت کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ بہار تعلیم کی سرزمین ہے۔ محنت کی بدولت بہار کے لوگ ملک اور دنیا میں اپنا علم لہرا رہے ہیں۔ بابا صدیقی کے بھتیجے محمد غفران نے بتایا کہ بہار کے تمام اضلاع میں تقریباً 12 سے 13 ہزار بچے مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ہر مرکز میں 300 سے 400 بچے داخل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں نے چار دن پہلے ان سے بات کی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ مہاراشٹر کے انتخابات کے بعد گوپال گنج آئیں گے۔ تقریباً چھ سال قبل 2018 میں صدیقی اپنے آبائی گھر آئے تھے اور گاؤں والوں سے گرمجوشی سے ملے تھے۔ صدیقی اپنے آبائی گھر اور زمین سے آخری لمحات تک جڑے رہے بابا صدیقی نے بھی چند سال قبل اپنے بچپن کو یاد کرتے ہوئے فیس بک پر پوسٹ کی تھی۔ 25 جون 2020 کو فیس بک پر کچھ تصاویر شیئر کرتے ہوئے بابا صدیقی نے لکھا کہ میرے والد گوپال گنج مانجھا، بہار میں پیدا ہوئے، مانجھا میں میرے بچپن کی یادیں ہیں۔ بجلی وولٹیج کی وجہ سے ہلاک ہونے والے 83 افراد کے اہل خانہ سے میری دلی تعزیت ہے۔ میں اس مشکل وقت میں بہار کے لوگوں کے لیے دعا گو ہوں۔ مانجھا کے اپنے آخری سفر کی کچھ تصویریں شیئر کر رہا ہوں۔ بابا صدیقی کے انتقال کے بعد گوپال گنج میں ان کے آبائی گاؤں شیخ ٹولی میں سوگ کی لہر ہے۔ گاؤں والے صدیقی کو غریبوں کا مسیحا کہہ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ان کا قتل کرنے والے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔

جھارکھنڈ میں 498 نئے تعینات ہونے والے کمیونٹی ہیلتھ افسران کو تقرری خط 14 اکتوبر کو فراہم کیے جائیں گے

رانچی، 13 اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) جھارکھنڈ میں 498 نئے تعینات ہونے والے کمیونٹی ہیلتھ آفیسرز کو تقرری خط 14 اکتوبر کو فراہم کیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نیشنل ہیلتھ مشن جھارکھنڈ کے تحت 498 کمیونٹی ہیلتھ افسران کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر پیر کو صبح 30:11 بجے پروجیکٹ بھون، آڈیٹوریم، دھروا، رانچی میں اپائنٹمنٹ لیٹر دیں گے۔ اس موقع پر ریاستی حکومت کے وزراء اور سینئر افسران بھی موجود رہیں گے۔

صدیقی قتل کیس میں شنڈے اور فڑنویس استعفیٰ دیں: کانگریس

نئی دہلی، 13 اکتوبر (یو این آئی) کانگریس نے کہا کہ مہاراشٹر میں سخت حفاظتی انتظامات سے لیس سابق وزیر اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی اجیت گروپ کے لیڈر بابا صدیقی کا قتل ایک سنگین معاملہ ہے اور اس معاملے میں ریاستی چیف وزیر ایکناتھ شندے اور نائب وزیر اعلی دیویندر فڑنویس کو استعفیٰ دینا چاہیے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی اور پارٹی ترجمان راگنی نائک نے اتوار کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بابا صدیقی کو وائی زمرہ کی سیکورٹی حاصل تھی، اس کے باوجود سیکورٹی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کا قتل کیا گیا ہے، جو کہ انتہائی سنگین ہے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صدیقی کو سرعام قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ کسی سنسان جگہ پر نہیں بلکہ ممبئی کے باندرہ میں پیش آیا۔ بابا صدیقی تین بار ایم ایل اے اور سابق وزیر رہ چکے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ انہیں وائی لیول کی سکیورٹی حاصل تھی، انہیں قتل کر دیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر وائی لیول سکیورٹی والے شخص کے ساتھ ایسا ہوسکتا ہے تو عام آدمی کا کیا ہوگا؟ کانگریس لیڈروں نے کہا، ''آج مہاراشٹر کی مہایوتی حکومت میں ہر شخص خوف کے سائے میں جی رہا ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت کا دعویٰ کرنے والے وزیر داخلہ خاموش ہیں۔ کل ملک میں وجے دشمی کا تہوار تھا، جو برائی پر اچھائی کی جیت کی علامت ہے، لیکن مہاراشٹر میں کل کیا ہوا سب نے دیکھا۔ گوسوامی تلسی داس جی نے بتایا تھا کہ رام ریاست کیسی ہونی چاہیے لیکن شاید خود ساختہ مذہب کے ٹھیکیداروں کو رام راجیہ کے بارے میں یاد نہیں ہے۔ آج مہاراشٹر میں راون راج ہے جسے لوگ ختم کرنے کے لیے تیار ہیں اور شاید اسی لیے وہ انتخابات کی تاریخیں ملتوی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب حکومت ہی مجرموں کی محافظ بن جائے تو مجرموں کے حوصلے بلند رہتے ہیں۔